UNIVERSAL
LIBRARY
OU-234389
UNIVERSAL
LIBRARY

112

31 234389

۵۲۲

رساله

در بیان

قدیم نظام دیهی هندوستان

مؤلفه

سید احمد خان بهادر . سی . ایس . آئی

در مطبع

سینٹیفک سوسئیٹی علیگڈه باهتمام شیخ علیم الله

بقالب طبع درآمد

سنه ۱۸۷۸ع

فہرست مضامین

تمہید	...	...	۱
ذکر جماعت ہاے دیہی	...	...	۲
نظام باہمی گروہ اول یعنی زمینداران		...	۳
اندازہ حقیت	...	...	۳
حالت اجمالی گروہ زمینداران	...	...	۴
حالت افتراقی گروہ زمینداران یعنی تقسیم اراضی		...	۷
تقسیم مکرر کی ضرورت	...	...	۸
عجیب تقسیم انسانوں کی	...	...	۹
طریقہ اداے مالگذاری کا حاکم وقت کو		...	۱۰
طریقہ اداے مالگذاری باہمی	...	...	۱۱
زمانہ قدیم میں زمینداروں کا اقتدار	...	...	۱۲
دیہاتی پنچایت	...	...	۱۳
انسداد واردات دیہی	...	...	۱۶
مال غنیمت	...	...	۱۸
محصولات	...	...	۲۰
نظام آبادی دیہہ	...	...	۲۲
رسوم مذہبی ادا کروانے والے اشخاص	...	...	۲۳
تاریخانہ واقعات اور سلسلہ انساب کے محفوظ رکھنے والے اشخاص			۲۴
گروہ کاشتکاران	...	...	۲۵
گروہ اہل حرفہ	...	...	۲۸
گروہ مزدوری پیشہ	...	...	۲۹
مہاجن اور بقال	...	...	۳۰
ارباب نشاط	...	...	۳۱
چوپال	...	...	۳۲

آبپاشي کے ذریعہ ۳۲
میوے کے باغات ۳۵
مناسب موضع یعنی بٹواري ۳۵
لکچر اوپر بٹوارہ کے ۳۷

قدیم نظام دیهي هندوستان

جب که هم کسي گانوں کو دیکھتے ہیں که نہایت آباد اور سر سبز هی درخت اور میوے کے باغات اُس میں موجود ہیں جا بجا کنوئیں اور تالاب زراعت میں پانی پہونچانے کے لیئے بقدر ضرورت یا بقدر طاقت وہاں کے باشندوں کے بنے ہوئے ہیں اور کثرت سے ہر قسم کے لوگ جو درجے اور اختیار اور امتیاز میں مختلف ہیں باهم ایک جگهه آباد ہیں اور ہر ایک کے پاس بلحاظ تفاوت امتیاز کے رهنے بیٹھنے مویشي باندهنے کے مکانات موجود ہیں هرایک کے پاس کچهه زمین زراعت کو اور کچهه غیر مزروعه چراگاه کو موجود هی هر قسم کے پیشه ور اُن کي خدمات بجا لانے کو آباد ہیں اور یهه تمام انتظام سالها سال سے بجز اس کے که کسي حادثه یا آفت ناگهاني نے اُن کو برباد نه کردیا هو ایک طرح چلے آتے ہیں تو هم کو تعجب هوتا هی که یهه انتظام کیونکر اور کن اصول پر قایم هوئے تهے اور بالطبع هماري طبیعت اُن کے دریافت کرنے پر مائل هوتي هی *

هندوؤں کے قدیم زمانے کي اس قسم کي تحریرات جن سے اُس قسم کے حالات کی تفصیل پائي جاوے همارے پاس موجود نہیں هی صرف منو کي کتاب موجود هی جس میں کچهه اشاره نظام دیهي کا ملتا هی مگر کچهه تفصیلي حالات نہیں پائے جاتے مسلمانوں کے عهد کي تاریخیں اس قسم کے بیانات سے بالکل خالي ہیں اُن کے عهد میں کسي ایسے صدر دفتر کا بهي هونا نہیں پایا جاتا جسمیں ان حالات کي یادداشت مندرج هوتي هو مالگذاري کے حالات کے لیئے صرف هر ایک مقام کے قانون گویوں کا دفتر موضوع تها حالات دیهي کے لیئے بجز وهانکے باشندوں کے سینوں کے کوئي دفتر نہیں تها قدیم سے جو رسم و رواج قایم هوگیا تها وهي سینه بسینه لوگوں کي یاد میں چلا آتا تها اور اُسي پر عمل در آمد هوتا تها سلطنت انگریزي کے اوسط زمانه میں بعض حاکموں کے حالات دیهي دریافت کرنے پر توجهه هوئي اس تحقیقات کا بڑا ذخیره

محکمہ بندوبست کا دفتر ھی مگر اُس میں بہ نسبت اس کے کہ نظام دیہي کے قدیم حالات دریافت کیئے جاویں زیادہ تر موجودہ رسم و رواج کے دریافت پر توجھہ کي گئي ھی یوروپین مصنفوں نے بھي اس باب میں رسالے لکھے ھیں اور لکچر دیئے ھیں جن میں سے سر جارج کیمبل کي وہ تحریر جو طرز قبضہ داري اراضي پر ھی اور وہ حصہ ولیج کم میونٹي کا جو ھندوستان سے متعلق ھی اور جس کو سرھنري سمنرمنِي کے سي ایس آئي ایل ایل ڈي نے تصنیف کیا ھی مشہور ھی مگر اُس میں زیادہ تر ھندوستان کے نظام دیہي کو یورپ کے قدیم نظام دیہي سے مشابہت دکھانے میں کوشش کي گئي ھی *

اس رسالہ میں ھمارا مقصد اس بات پر بحث کرنے سے کہ وہ نظام دیہي کس طرح پر قایم ھوئے تھے نہیں ھی بلکہ اس بات کا دکھانا مقصود ھی کہ وہ نظام دیہي کسطرح پر تھے تاکہ جو لوگ مالگذاري وبندوبست کے کام سے علاقہ رکھتے ھیں اُن کو اپنے کام کے انجام میں ایک نوع کي زیادہ تر بصیرت حاصل ھو *

ذکر جماعت ھاے دیہي

جب کہ ھم بالاجمال قدیم نظام دیہي پر نظر ڈالتے ھیں تو اُسکو ایک نہایت عجیب سلطنت کا نمونہ پاتے ھیں اور تعجب کرتے ھیں کہ ایسي جاھل قوم نے جو کسي قسم کے علوم سے واقف نہ تھي اور نہ علم انتظام و سیاست مدن اور علم کفایت شعاري اور علم تقسیم محنت سے واقف تھي کس طرح پر ایسے عمدہ طریقہ سے نظام دیہي قایم کیئے تھے *

جو لوگ باھم متفق ھوکر گانوں میں سکونت رکھتے ھیں اور جنکو جماعت ھاے دیہي کے نام سے ھمنے اس رسالہ میں موسوم کیا ھی وہ دو گروھوں میں منقسم ھیں *

اول وہ گروہ ھی جو اُس تمام قطعہ زمین کا جو موضع کے حدود کے اندر داخل ھی اپنے تئیں مالک اور تمام دیگر باشندگان دیہہ سے اپنے تئیں فایق اور اپنے حقوق کو سب سے اعلی سمجھتے ھیں یہہ گروہ

اکثر اُن لوگونکي اولاد یا اُن کے جانشین هوتے هیں جنهوں نے ابتداءً اُس تمام قطعه زمین پر قبضه حاصل کیا تها جو موضع کي حدود کے اندر داخل هی اور جو زمیندار کے نام سے یا اور کسي نام سے جو حسب رواج ملک اُن کو دیا گیا هو موسوم هو تے هیں *

بعضي دفعه یهه گروه اُن لوگونکي اولاد یا جانشینوں میں سے نهیں هوتے جنهوں نے ابتداءً اُس قطع اراضي پر جو موضع کي حدود کے اندر داخل هی قبضه کیا تها مگر کسي سبب سے موضع میں وه اقتدار حاصل کرلیا تها جو اُن لوگوں کو حاصل تها جو ابتداءً قبضه کرنے والوں کي اولاد یا اُن کے جانشینوں کو حاصل تها اور یهي گروه مقدم کے نام سے یا اور کسي نام سے جو حسب رواج ملک اُن کو دیا گیا هو موسوم هوتے تهے *

دوم وه گروه هی جو رعیت کے نام سے موسوم هی اور یهه گروه چار قسم کے فرقوں میں منقسم هی اول کاشتکار دوم اهل حرفه سوم مزدوري پیشه چهارم خوش باش پس اگر گروه اول کو بهي شمار میں داخل کر لیا جاوے تو کل پانچ قسم کے گروه هوتے تهے جو گانوں میں سکونت رکهتے تهے اور هر ایک گروه مختلف قسم کے انتظامات کا پابند تها جسکو علیحده علیحده بیان کیا جاتا هی *

نظام باهمي گروه اول یعني زمینداران

اندازهٔ حقیت

اگر اُس تمام قطعه زمین کا جو موضع کي حدود کے اندر واقع هی ایک هي شخص قابض اول یا قابضان اول کا جانشین هوتا تها تو اُس وقت اندازه حقیت کي کچهه ضرورت نهوتي تهي کیونکه وهي ایک شخص تنها کل اراضي اور اُس کے حقوق معینه کا مالک گنا جاتا تها اور وهي ایک شخص انتظام دیهي میں مختار کل اور خدمات سرکاري کے انجام کا جوابده هوتا تها اور جن سلطنتوں میں اس قسم کے مالکان اراضي کو کسي قسم کے حقوق ملنے کا دستور تها یهي ایک شخص اُن حقوق کے پانے کا مستحق تها اور جهاں کهیں یهه رواج تها که اسي قسم

کے مالکان اراضي سے زر مالگذاري سرکار بھي وصول کي جاے تو یہي شخص کل موضع کي اداے مالگذاري کا ذمہ دار ھوتا تھا *

لیکن جب قابضان اول یا اُن کے جانشین متعدد اشخاص ھوتے تھے تو اُس وقت ھر ایک کے حق کے اندازہ کي ضرورت پیش آتي تھي اس ضرورت کو اس جاھل گروہ نے ایک نہایت عمدہ علمي قاعدہ سے حل کیا تھا یعني کل موضع کو ایک روپیہ اور اُس کي کسرات کو آنہ و پائي یا کل موضع کو ایک گز اور اُس کي کسرات کو بسوہ و بسوانسي قرار دیا تھا ایک روپیہ کو وہ سولہ آنہ اور ایک گز کو بیس بسووں پر تقسیم کرتے تھے اور ھرایک شخص کا حصہ اُسي حساب سے قرار دیتے تھے مثلاً جو شخص موضع میں سولھویں حصہ کا مالک ھوتا تھا اُس کو حقیت دار ایک آنہ یا سوا بسوہ قرار دیتے تھے اور چوتھائي کے مالک کو حقیت دار چار آنہ یا پانچ بسوہ تصور کرتے تھے اور ھر ایک آنہ اور بسوہ کے لیئے بھي کسرات در کسرات مقرر کي تھي اور چھوٹے حقیت داروں کي حقیت کا اندازہ اُسي کسرات پر کرتے تھے *

اس علمي حسابي قاعدہ سے اندازہ حقیت کي تمام مشکلات رفع ھوگئي تھیں اور ھر ایک مالک کے اندازہ حقیت قرار دینے میں گو وہ کیسي ھي جزو قلیل کا مالک ھو کوئي مشکل پیش نہیں آتي تھي اس بات کا کھوج لگانا کہ یہہ علمي حسابي قاعدہ کس زمانہ سے اس جاھل قوم میں رایج ھوا تھا نہایت مشکل ھی مگر اس میں شک نہیں کہ یہہ قاعدہ اس قدر زمانہ دراز سے رایج چلا آتا ھی جو مورخوں کي یاد سے بھي پیشتر کا ھی جن ملکوں میں حقوق زمینداري کا رواج قایم اور بحال ھی اُن میں ابتک یہي قاعدہ اندازہ حقیت کا رایج ھی *

حالت اجمالي گروہ زمینداران

یہہ گروہ کبھي اپني حقیت کو بالاجمال رکھتے تھے اور کبھي آپس کے جھگڑوں اور نزاعوں کے سبب جدا جدا کر لیتے تھے حالت اجمالي اُنکي بھي متعدد طرح کي ھوتي تھي *

اول اور سب سے عمدہ اور بے نقص طریقۂ اجمالي حالت کا یہہ تھا کہ موضع کي کل اراضي کو چار قسم پر تقسیم کرتے تھے اول عمدہ قسم کي زمین مزروعہ اس زمین کو وہ لوگ بقدر اندازہ اپني حقیت کے آپس میں بانٹ لیتے تھے مثلاً جو شخص ایک آنہ یا ایک بسوہ کا حقیت دار ھی اُس نے ایک بیگھہ زمین لي تو جو شخص دو آنہ یا دو بسوہ کا حقیت دار ھی تو وہ دو بیگھہ زمین لیگا اور علی ھذالقیاس اس زمین میں وہ لوگ خود کھیتي کرتے تھے اور یہي زمینیں زمینداروں کي سیر کاشت کہلاتي تھیں *

دوم — درجہ دوم کي زمین مزروعہ اس قسم کي زمین کو وہ لوگ دیگر اشخاص کو اُس کي پیداوار میں سے کوئي معین حصہ قرار دیکر کاشت کو دیا کرتے تھے اور جو کچھہ اُس سے محاصل ھوتا تھا اُس میں ھر ایک زمیندار کا بقدر اندازہ اُس کي حقیت کے حصہ ھوتا تھا *

سوم — وہ اراضي جو بالفعل مزروعہ نہیں ھی مگر قابل زراعت ھی وہ زمین علیحدہ رکھي جاتي تھي اور کبھي خود زمیندار بمقدار اپني اپني حقیت کے اُس کے مزروعہ کرنے پر کرشش کرتے تھے اور کبھي دیگر اشخاص کو نہایت خفیف معاوضہ پر مزروعہ کرنے کو دیتے تھے *

چہارم — وہ زمینیں تھیں جو واسطے مشترکہ باغات لگانے اور مشترکہ چراگاہ رکھنے کو چھوڑي جاتي تھیں اور ھر ایک زمیندار کو باندازہ اپني حقیت کے اُس میں حصہ ھوتا تھا — جو اراضي کہ ناقابل زراعت تھي وہ بطور ایک مشترکہ زمین کے اُفتادہ پڑي رھتي تھي اور اُس اراضي پر جہاں موضع آباد ھی مشترکہ حقیت تمام زمینداروں کي بقدر اندازہ اُن کي حقیت کے تسلیم ھوتي تھي اور تمام وھاں کے باشندے جو زمیندار نہیں تھے زمینداروں کي رعیت کہلاتے تھے *

اس کے سوا قدرتي تالاب اور جھیلیں اور خود رو درخت اور خود رو اشیا جو موضع کي حدود کے اندر پیدا ھوتي تھیں اُن سب میں ھرایک زمیندار کا بقدر اندازہ اُس کي حقیت کے حصہ ھوتا تھا *

اس کے سوا رعایا باشندگان دیہہ سے بھي کچھہ جنس یا نقد بطور سالانہ لیا جاتا تھا یا اُن کے ذمہ کچھہ خدمتیں معین تھیں اُس سالانہ میں بھي ہر ایک زمیندار کو بقدر انداز‌ہ اپني حقیت کے حصہ لینے اور رعایا سے بقدر انداز‌ہ اپني حقیت کے خدمت لینے کا اختیار تھا *

دوسري قسم حالت اجمالي کي اول قسم سے ناقص تھي اور باھمي نفاق اور حسد کي بنیاد تھي اور وہ یہہ تھي کہ تمام گروہ زمینداروں کے یکساں تمول اور قدرت نہیں رکھتے تھے کسي کے پاس اس قدر سامان کاشتکاري کا ھوتا تھا کہ وہ اپنے انداز‌ہ حقیت سے بھي زیادہ زمین کو کاشت کرسکتا تھا اور کسي کے پاس اتنا بھي نہوتا تھا کہ بقدر انداز‌ہ اپني حقیت کے زمین کو کاشت کر سکے اور نتیجہ اس کا یہہ ھوتا تھا کہ ذي مقدور زمینداروں کي سیر کاشت میں اُن کے انداز‌ہ حقیت سے بہت زیادہ زمین سیر کاشت میں آجاتي تھي اور متوسط حالت کے زمینداروں کي سیر کاشت میں بقدر انداز‌ہ اُن کي حقیت کے زمین سیر کاشت میں رھتي تھي اور مفلس زمینداروں کي سیر کاشت میں یا تو کچھہ زمین نہوتي تھي اور یا انداز‌ہ حقیت سے بھي بہت کم اور اسُ اختلاف کے سبب بعضے زمیندار اپنے انداز‌ہ حقیت سے بہت زیادہ فائدہ اُٹھاتے تھے اور بعضے مساوي اور بعضے بہت کم اور یہي امر باھمي نفاق اور حسد کي بنیاد ھوتا تھا *

اس تفاوت کے رفع کرنے میں اس جاھل فرقہ نے نہایت قابلیت سے تدبیریں اختیار کیں سب سے عمدہ تدبیر یہہ تھي کہ کل زمینداروں کي اراضي سیر کي پیداوار میں سے بھي اُنھوں نے ایک حصہ اپنا تجویز کیا جس میں کل زمینداران موضع کا حصہ بقدر انداز‌ہ اُن کي حقیت کے ھوتا تھا مگر یہہ حصہ بہ نسبت اُس حصہ کے جو کاشتکاروں سے لیا جاتا تھا خفیف تھا — گو اس تدبیر سے جو تفاوت منافع کا تھا کسي قدر رفع ھوگیا تھا مگر بالکل زایل نہیں ھوا تھا اور اس سبب سے جو اصلي بنیاد نفاق اور حسد کي باھم زمینداروں کے تھي وہ قایم اور موجود تھي *

حالت افتراقي گروه زميندارا‌ن

يعني تقسيم اراضي

انهيں تمام واقعات سے جن کا همنے ابهي اوپر ذکر کيا اور نيز بعضي دفعه اُس تنازع يا بے اعتباري سے جو ايک کو دوسرے پر نسبت وصول مشترکه پيداوار کے هوتي تهي حالت اجمالي زميندارون ميں تفريق واقع هوئي نتيجه اس تفريق کا تقسيم اراضي تها مگر اُس تقسيم اراضي نے متعدد طرح پر ظهور پکڑا جس ميں بعض صورتيں انصاف اور پورا پورا حق عليحده هونے پر مبني تهيں اور جن کے سبب تمام تنازعات آينده رفع هوگئے تهے اور بعضي ايسي تهيں که جو نا انصافي سے قايم هوگئيں تهيں اور باوجود تقسيم اراضي کے باهمي نزاع بدستور قايم تهي اور مکرر تقسيم اراضي کي ضرورت موجود تهي *

عمده طريق تقسيم کا يهه تها که گروه زميندارا‌ن ميں متعدد گروه قايم هوئے يعني هر ايک شاخ قرابت داران قريبه آپس ميں اکٹهے هوگئے اور ايک گروه بنگئے اور جس قدر اُن کا حصه بموجب قاعده وراثت کے تها اُسي قدر ٹهيک ٹهيک حصه کے موافق هر قسم کي اراضي اُنهوں نے بانٹ لي اور جدا جدا قبضه کرليا اور اراضي منقسمه پٹي کے نام سے کهلائي اور اُن رشته داران قريب کے افسر خاندان کے نام سے موسوم هوگئي مثلاً پٹي هري سنگهه پٹي بهادر علي اور علي هذالقياس *

يهي تقسيم پٹي داري ديهات کے پيدا هونے کي بنياد هی مگر يهه تقسيم کبهي تو بالکل مکمل هوتي تهي يعني اراضي مزروعه اور غير مزروعه جنگل اور چراگاه آبادي ديهه سب تقسيم هوجاتي تهي يهانتک که باغات مشترکه بهي تقسيم هو جاتے تهے اور تالاب اور جهيل جو آبپاشي کے ليئے تهے اُن کي سمتيں پاني دينے کي معين هو جاتي تهيں مشترک کنوؤں ميں سے جو تقسيم نهيں هوسکتي تهي پاني دينے کے ليئے اوسرے يعني دن مقرر هو جاتے تهے اور کبهي ايسا هوتا تها که آبادي تو مشترک رهتي تهي اور اَور تمام اراضي تقسيم هو جاتي تهي اور کبهي ايسا هوتا تها که صرف اراضي مزروعه تقسيم هوتي تهي اور باقي اراضيات مشترک رهتي تهيں *

پهلي قسم کي تقسيم ايسي مکمل تهي که مکرر تقسيم کي اُس ميں حاجت نه پڑتي تهي باقي قسم کي تقسيموں ميں بهي اراضي مزروعه کي تقسيم کي حاجت نهيں هوتي تهي بلکه جو چيزيں که مشترک هوتي تهيں بر وقت وقوع کسي تنازعه کے اُنهيں کي تقسيم هو جاتي تهي *

يهه تقسيم اراضي مزروعه کي ايسي کامل هوتي تهي که زميندارون کو اپنے حصه کي يادداشت بحساب بسوه و بسوانسي يا آنه و پائي کے رکهنے کي ضرورت نهيں رهتي تهي بلکه هر ايک کي اراضي مقبوضه هي اُس کا حصه معين تصور هوتا تها اور ايسے ديهات ميں حصه داري کا حساب جو حالت اشتراک ميں بحساب بسوه و بسوانسي لگايا جاتا تها بالکل معدوم اور نسياً منسياً هوجاتا تها اور اس ليئے جب اراضي مشترکه کي تقسيم کي ضرورت هوتي تهي تو اُس کي تقسيم بمقدار اراضي مقبوضه هر فريق کے عمل ميں آتي تهي *

بعض ديهات ميں وه فريق رشته داران قريب کا بهي جنهوں نے متفق هوکر اراضي کو تقسيم کروا ليا تها اراضي منقسمه کي بهي تقسيم چاهتے تهے اور اس تقسيم در تقسيم کے سبب هر ايک شخص کے حصه کي اراضي نهايت چهوٹے چهوٹے قطعوں ميں جداگانه تقسيم هوجاتي تهي اور يهي تقسيم ديهات بهيا چاره کے وجود پذير هونے کي بنياد هي مگر يهه تقسيم چهوٹے چهوٹے قطعات ميں صرف اراضي مزروعه ميں هوتي تهي کيونکه اراضي غير مزروعه و چراگاه کي تقسيم ايسے چهوٹے چهوٹے قطعوں ميں غير ممکن تهي *

تقسيم مکرر کي ضرورت

بعضي دفعه تقسيم اراضي مزروعه کي ايک ناواجب طريقه پر هوتي تهي يعني گروه زميندارار ميں سے زبردست گروه يا زبردست شخص نے يا ايسے شخص نے جس کے پاس سامان کاشتکاري زياده تها اپنے حصه کے انداز سے جو ازروے وراثت اُس کو پهونچتا زياده اراضي پر قبضه کرليا اور غريب اور کمزور حصه داروں کے قبضه ميں اُن کے واجبي حصه

سے بہت کم اراضي رہ گئی اگلے زمانہ میں انصاف کي عدالتیں غریبوں کے حق رسي کے لیئے معدوم تہیں اور زور اور طاقت هي انصاف تھا اس لیئے اُن غریب اور کمزور حق داروں کو بجز اس کے کہ اُس ناانصافي کو صبر کے ساتھہ جھیلیں اور کچھہ چارہ نہ تھا اور اس سبب سے یہہ نا منصفانہ تقسیم مدت دراز تک قایم رهتي چلي آتي تهي *

یہہ نامنصفانہ تقسیم اکثر صرف اراضي مزروعہ پر محدود هوتي تهي کیونکہ منافع حاصل کرنے کے لیئے وهي زمین ایک بڑا مخزن هوتا تھا مگر باوجود اس تقسیم کے وہ حصہ کشي جو از روے حصہ وراثت کے بحساب بسوہ و بسوانسي یا آنہ و پائي هوتے تھے کبھي فراموش نہیں هوتے تھے اور اراضیات مشترکہ کے منافع کي تقسیم اکثر اُسي حصہ داري کے حساب سے هوتي تهي اور حصہ داران غریب اور کمزور وقت کے منتظر رهتے تھے اور جب کبھي اُن کو موقع ملتا تھا اور کوئي زبردست گروہ اُنکا حمایتي هوجاتا تھا یا عامل کي مہرباني حاصل کرنے کا موقع ملتا تھا یا گانوں کا افسر اُن کا طرف دار هوتا تھا تو وہ مکرر تقسیم کے خواهاں هوتے تھے اور چاهتے تھے کہ یا تو اراضي مشترکہ میں سے اُن کو اس قدر زمین دلوا دي جاوے تا کہ اُن کے پورے حصہ کي اراضي اُن کے قبضہ میں آجاوے یا جن لوگوں کے قبضہ میں حصہ سے زیادہ اراضي هی اُن سے چھین کر اُن کو دلوا دي جاوے *

عجیب تقسیم انسانوں کي

بعض دیہاتوں میں انسانوں کي تقسیم کا عجیب قاعدہ جاري تھا جن دیہاتوں میں کثرت سے اراضي کاشتکاروں کي کاشت میں هوتي تهي تو بعضي دفعہ اُس گانوں کے زمیندار بجاے اراضي کي تقسیم کے کاشتکاروں کو تقسیم کرلیتے تھے یعني هر ایک گروہ اُس قدر کاشتکاروں کو جو بقدر اُس کے حصہ کے اراضي کا محصول دیتے هیں منتخب کرکے اپنے حصہ میں لگا لیتا تھا اور اُس سے زمین کا محصول اپنے حصہ میں لیتا تھا بعضي دفع ایک کاشتکار دو گروهوں کے حصہ میں آتا تھا اور اپني اراضي

کاشتکاری اور گذران کے وسیلوں کے اور کچھہ نہ چھوڑتے تھے پھر اکبر کے عہد کی تاریخوں میں اس امر کی کہ کاشتکاروں سے ھی مالگذاری لی جاتی تھی زیادہ تر پتہ لگتا ھی آئین اکبری میں لکھا ھی کہ " عامل کو کاشتکار کے ساتھہ یہہ معاہدہ کرنا چاھیئے کہ وہ اپنا لگان خود لایا کرے تاکہ کسی خود غرض درمیانی شخص کے نوکر رکھنے کے واسطے کوئی حیلہ نہو سکے اور جس وقت کوئی کاشتکار اپنا لگان لاوے تو خزانچی کو ایک رسید اُس کو دیدینی چاھیئے " بعض انگریزی محققوں نے تسلیم کیا ھی کہ اکبر کے عہد کا بندوبست شرع شریف کے اُس اصول پر مبنی تھا جسکو " مقاسمہ " یعنی " بٹائی " اور بعض ملکوں میں " بھاولی " کہتے ھیں وہ علانیہ تسلیم کرتے ھیں کہ ٹوڈر مل اور مظفر خاں کا بندوبست زمینداروں کے ساتھہ نہیں بلکہ کاشتکاروں کے ساتھہ کیا گیا تھا — اس قسم کے بندوبست کا اثر ھندوستان میں بجز دکھن کے صوبجات کے اور کہیں نہیں پایا جاتا اُن صوبجات میں سلطنت انگریزی نے اپنی اور اراضی کے حقیقی کاشتکاروں کے مابین کسی کو قرار نہیں دیا اور اُنہی سے اپنا حصہ پیداوار بلا توسل غیرے لیا اس کا نتیجہ یہہ ھوا کہ زمینداری کاشتکاران پیدا ھوگئی اس طریقہ بندوبست کا جسکو " رعیت واری " بندوبست کے نام سے مشہور کرتے ھیں مقر اصلی صوبہ مدراس ھی *

باایں ھمہ یہہ امر نہایت مشتبہہ ھی کہ در حقیقت اُس گروہ کا جس کو ھم زمیندار کہتے ھیں اس انتظام کی رو سے کاشتکاروں پر سے تحکم اور مداخلت اور کاشتکاروں کی غلامی کی حالت مرتفع ھوگئی تھی یا نہیں بلکہ اس بات کے یقین کرنے کی بہت سی وجوہ ھیں کہ باوجود اس انتظام کے اُس گروہ کی وقعت و اختیار و حکومت میں کچھہ فرق نہیں آیا تھا نسبت حقیت یا ملکیت اراضی یا حق زمیندار کی ھم جداگانہ رسالہ میں بحث کرینگے *

زمانۂ قدیم میں زمینداروں کا اقتدار

ھندوستان میں اکثر قریب رشتہ دار بطور خاندان مشترکہ کے رھتے تھے یہاں تک کہ جو آمدنی ایک کی قوت بازو سے ھوتی تھی اُس میں

سب شریک رہتے تھے تمام آمدنیاں سرمایہ مشترکہ متصور ہوتي تھیں اور تمام اخراجات بطور اخراجات مشترکہ خیال کیئے جاتے تھے اور اسلیئے ضرور تھا کہ ہر گھر میں ایک شخص افسر خاندان اور تمام خاندان پر حکم راں ہو پس ہر گھر میں ضرور ایک شخص بطور افسر یا سرگروہ کے ہوتا تھا اور تمام خاندان کے لوگ اُس کے تابع اور ماتحت گنے جاتے تھے اور وہ افسر ہر طرح کا اختیار اُس گھر پر رکھتا تھا — گھر سے مراد احاطہ یا مکان نہیں تھا بلکہ ایک گھر سے وہ گروہ مراد تھي جو ایک شامل روٹي کھاتے تھے اور کار و بار کرتے تھے پس یہہ کہنا نہایت زیبا هی کہ جن کا ایک چولھا تھا وہ ایک گھر تھا *

باشندگان دیہہ کا وہ گروہ جو تمام باشندوں پر فوق رکھتا تھا اور سب سے اعلی اپنا حق سمجھتا تھا اور اکثر یہہ تھا کہ وہ سب ایک خاندان کي شاخیں تھیں اور جن کو هم مختصر لفظوں میں زمیندار کہتے ہیں اُن سب میں بھي ایک شخص افسر اور سب پر حکمراں ہوتا تھا اور تمام گانوں پر اُسي کا حکم چلتا تھا اور تمام جھگڑے جو گانوں میں پیدا ہوتے تھے اُن کے فیصلہ کے لیئے اُسي سے فریاد کي جاتي تھي اور جو پنچایت جمع ہوتي تھي گویا وہ افسر اُس کا صدر انجمن ہوتا تھا *

یہہ عہدہ افسري کا اکثر موروثي ہوتا تھا اور کبھي تمام مردوں میں جو سب سے زیادہ مسن ہوتا تھا اُس کو ترجیح دي جاتي تھي بشرطیکہ وہ نالایق یا نا قابل کاربار کے نہو اور کبھي انتخاب سے اس افسر کا تقرر ہوتا تھا مگر یہہ انتخاب کسي نہ کسي خاص خاندان کے لوگوں سے مخصوص ہوتا تھا *

دیہاتي پنچایت

یہہ اعلی گروہ جن کو ہمنے زمیندار کہا گانوں کي پنچایت کے ممبر ہوتے تھے اس گروہ میں جو نزاع قومیت یا ذات برادري کي یا بیاہ شادي کي یا آپس میں اراضي کي تقسیم کي یا مالگذاري یا اور قسم کے ڈانڈ کي باچھہ ڈالنے کي یا آپس میں تالابوں یا جھیلوں یا کنوؤں سے

کاشتکاري اور گذران کے وسیلوں کے اور کچھہ نہ چھوڑتے تھے پھر اکبر کے عہد کي تاریخوں میں اس امر کي کہ کاشتکاروں سے هي مالگذاري لي جاتي تھي زیادہ تر پتہ لگتا هی آئین اکبري میں لکھا هی کہ " عامل کو کاشتکار کے ساتھہ یہہ معاهدہ کرنا چاهیئے کہ وہ اپنا لگان خود لایا کرے تاکہ کسي خود غرض درمیاني شخص کے نوکر رکھنے کے واسطے کوئي حیلہ نہو سکے اور جس وقت کوئي کاشتکار اپنا لگان لاوے تو خزانچي کو ایک رسید اُس کو دیدیني چاهیئے " بعض انگریزي محققوں نے تسلیم کیا هی کہ اکبر کے عہد کا بندوبست شرع شریف کے اُس اصول پر مبني تھا جسکو " مقاسمہ " یعني " بٹائي " اور بعض ملکوں میں " بھاولي " کہتے هیں وہ علانیہ تسلیم کرتے هیں کہ ٹوڈر مل اور مظفر خاں کا بندوبست زمینداروں کے ساتھہ نہیں بلکہ کاشتکاروں کے ساتھہ کیا گیا تھا — اس قسم کے بندوبست کا اثر هندوستان میں بجز دکھن کے صوبجات کے اور کہیں نہیں پایا جاتا اُن صوبجات میں سلطنت انگریزي نے اپني اور اراضي کے حقیقي کاشتکاروں کے مابین کسي کو قرار نہیں دیا اور اُنهي سے اپنا حصہ پیداوار بلا توسل غیرے لیا اس کا نتیجہ یہہ هوا کہ زمینداري کاشتکاران پیدا هوگئي اس طریقہ بندوبست کا جسکو " رعیت واري " بندوبست کے نام سے مشہور کرتے هیں مقر اصلي صوبہ مدراس هی *

باایں همہ یہہ امر نہایت مشتبہہ هی کہ در حقیقت اُس گروہ کا جس کو هم زمیندار کہتے هیں اس انتظام کي رو سے کاشتکاروں پر سے تحکم اور مداخلت اور کاشتکاروں کي غلامي کي حالت مرتفع هوگئي تھي یا نہیں بلکہ اس بات کے یقین کرنے کي بہت سي وجوہ هیں کہ باوجود اس انتظام کے اُس گروہ کي وقعت و اختیار و حکومت میں کچھہ فرق نہیں آیا تھا نسبت حقیت یا ملکیت اراضي یا حق زمیندار کي هم جداگانہ رسالہ میں بحث کرینگے *

زمانۂ قدیم میں زمینداروں کا اقتدار

هندوستان میں اکثر قریب رشتہ دار بطور خاندان مشترکہ کے رهتے تھے یہاں تک کہ جو آمدني ایک کي قوت بازو سے هوتي تھي اُس میں

سب شریک رهتے تھے تمام آمدنیاں سرمایه مشترکه متصور هوتي تهیں اور تمام اخراجات بطور اخراجات مشترکه خیال کیئے جاتے تھے اور اسلیئے ضرور تها که هر گهر میں ایک شخص افسر خاندان اور تمام خاندان پر حکم راں هو پس هر گهر میں ضرور ایک شخص بطور افسر یا سرگروه کے هوتا تها اور تمام خاندان کے لوگ اُس کے تابع اور ماتحت گنے جاتے تھے اور وه افسر هر طرح کا اختیار اُس گهر پر رکهتا تها — گهر سے مراد احاطه یا مکان نهیں تها بلکه ایک گهر سے وه گروه مراد تهي جو ایک شامل روتي کهاتے تھے اور کار و بار کرتے تھے پس یهه کهنا نهایت زیبا هی که جن کا ایک چولها تها وه ایک گهر تها *

باشندگان دیهه کا وه گروه جو تمام باشندوں پر فوق رکهتا تها اور سب سے اعلی اپنا حق سمجهتا تها اور اکثر یهه تها که وه سب ایک خاندان کي شاخیں تهیں اور جن کو هم مختصر لفظوں میں زمیندار کهتے هیں اُن سب میں بهي ایک شخص افسر اور سب پر حکمراں هوتا تها اور تمام گانوں پر اُسي کا حکم چلتا تها اور تمام جهگڑے جو گانوں میں پیدا هوتے تھے اُن کے فیصله کے لیئے اُسي سے فریاد کي جاتي تهي اور جو پنچایت جمع هوتي تهي گویا وه افسر اُس کا صدر انجمن هوتا تها *

یهه عهده افسري کا اکثر موروثي هوتا تها اور کبهي تمام مردوں میں جو سب سے زیاده مسن هوتا تها اُس کو ترجیح دي جاتي تهي بشرطیکه وه نالایق یا نا قابل کاربار کے نهو اور کبهي انتخاب سے اس افسر کا تقرر هوتا تها مگر یهه انتخاب کسي نه کسي خاص خاندان کے لوگوں سے مخصوص هوتا تها *

دیهاتي پنچایت

یهه اعلی گروه جن کو همنے زمیندار کها گانوں کي پنچایت کے ممبر هوتے تھے اس گروه میں جو نزاع قومیت یا ذات برادري کي یا بیاه شادي کي یا آپس میں اراضي کي تقسیم کي یا مالگذاري یا اور قسم کے ڈانڈ کي باچهه ڈالنے کي یا آپس میں تالابوں یا جهیلوں یا کنوؤں سے

آبپاشي کي يا اور کسي قسم کي جو زمين سے يا اُس کي پيدا وار سے علاقہ رکھتي هي بلکہ تمام تنازع جو باهم هوتے تهے پنچايت ميں آتے تهے اکثر يهہ پنچايت چوپال ميں يا کسي مندر کے ميدان ميں يا تالاب کے کنارہ پر جمع هوتي تهي افسر گانوں صدرانجمن هوتا تها اور هر خاندان کے سرگروہ اُس ميں جمع هوتے تهے اور هر شخص کو اُنميں راے دينے کا اختيار هوتا تها اور اُس کي راے کي مقدار کا اندازہ بلحاظ مقدار اُسکے حصہ زميندارِي کے هوتا تها *

جبکہ دونوں فريق متخاصم مساوي درجہ اور قوت رکهتے تهے بلاشبهہ يهہ پنچايت نهايت منصفانہ اور واجبي فيصلہ کرتي تهي مگر غريب و کمزور فريق هميشہ مظلوم رهتا تها خود اُس گروہ کي طاقت اس بات پر منحصر تهي کہ طاقت ور گروہ ساتهي و متفق رهيں اور اسليئے ممکن نہ تها کہ غريب و کمزور فريق کي مدد کي جاسکے هاں جو لوگ اُس غريب پر رحم کهاتے تهے فريق ظالم سے جو در حقيقت زبردست بهي هوتا تها رحم کرنے اور کسي قدر اُسپر مهرباني کرنے کي سفارش کرتے تهے *

بعض ديهات ايسے تهے جو بڑے بڑے گانوں سے نکل کر آباد هوئے تهے اور بعض ايک هي قوم کے متعدد جگهہ آباد تهے مگر کوئي گانوں کمزور يا تهوڑي آبادي کا تها اور کوئي گانوں زبردست اور کثير آبادي کا اس ليئے چهوٹے گانوں کسي بڑے گانوں کے ماتحت قرار ديئے جاتے تهے اور جب کوئي نزاع باهمي زمينداران کا اُس چهوٹے گانوں کي پنچايت سے فيصلہ نهوتا تها تو اُس بڑے گانوں کے پنچ آکر فيصلہ کے ليئے شريک هوتے تهے اور کبهي ايسا بهي هوتا تها کہ شخص مظلوم اُس بڑے گانوں کے پنچوں کے سامنے اپنے مظلوم هونے کي شکايت ليجاتا تها *

هندي ميں مثل مشهور هي کہ "مرے بيل کي بڑي بڑي آنکهيں" اس زمانہ ميں لوگ خيال کرتے هيں کہ گانوں کي پنچايت بهت عمدہ چيز تهي اور مظلوم کي حق رسي خوب هوتي تهي مگر ميں اس کا قايل نهيں هوں کچهہ شک نهيں هي کہ اُس زمانہ ميں " جس کي لاٹهي اُس کي بهينس " کي مثل تهيک صادق آتي تهي جسقدر خوبي

اُن پنچایتوں میں تھي وہ یہي تھي کہ " تیتر کے منہہ لچھمیں " تھي کوئي دوسرا سننے والا نہ تھا کوئي عدالت و حکومت مظلوم کا حق دلانے والي نہ تھي جو کچھہ تھي یہي پنچایت تھي پھر اُس نے جو کردیا حق یا نا حق وہي انصاف تھا اور مظلوم کو چار و نا چار اُسي کو سہنا پڑتا تھا *

جو ظلم اور زیادتي کاشتکاروں پر یا اهل حرفہ اور مزدوري پیشہ پر هوتي تھي اُسکي فریاد کو بھي یہي پنچایت تھي مظلوم اکثر افسر گانوں کے سامنے آکر اور منہہ میں تنکا لیکر هاتھہ جوڑ کر ایک ٹانگ سے کھڑا هو جاتا تھا منہہ میں تنکا لینے سے یہہ اشارہ تھا کہ هم تمھاري گؤ هیں همپر مہرباني کرو افسر گانوں کا اُس کي فریاد سننے اور نہ سننے کا مختار کل تھا کبھي اُس نے مظلوم کو دو چار گالیاں سنا دیں اور نکال دیا اور وہ روتا هوا اپنے جھونپڑے میں صبر کرکر جا بیٹھا اور کبھي اُس نے اُسکو دلاسا دیدیا اور ظالم کو سمجھایا کہ اس قدر سختي نہ کرے یہہ واقعات اکثر ایسے موقع پر هوتے تھے جبکہ ظالم زمینداروں کے گروہ میں سے اور مظلوم رعیت کے گروہ میں سے هوتا تھا لیکن جب دونوں گروہ رعیت کے گروہ میں سے اور مساوي درجہ کے هوتے تھے اور کوئي زبردست گروہ کسي کا حامي اور مدد گار بھي نہوتا تھا تو فریقین کي رضامندي یا انصافانہ طور پر فیصلہ هوجاتا تھا *

دیواني اور فوجداري اور سخت جرایم سنگین کے مقدمے شاذ و نادر هي گانوں کي سرحد سے باهر جاتے تھے گروہ زمینداران میں باهم جو فساد اور فوجداري هو جاتي تھي اُسکا بیچ بچاؤ ضرور آپس کے گروہ کے لوگوں سے هو جاتا تھا رعیت اور علی‌الخصوص وہ رعیت جو پیشہ وروں یا کمین قوم میں داخل تھیں وہ تو جانوروں سے بھي کم رتبہ تھیں اُن پر جو ظلم هوتے تھے اور جو کام خدمت بطور بیگار کے اُن سے لیئے جاتے تھے اُن کي داد فریاد تو سننے کے قابل هي نہ تھي کیونکہ وہ ایسے ظلموں کي برداشت کے لیئے مخلوق هي خیال کیئے جاتے تھے البتہ خوشباش رهنے والوں میں سے وہ لوگ جو بقالي اور مہاجني کرتے تھے کسي قدر خوش رهتے تھے اُن سے تمام گانوں کے باشندوں کو اور نیز زمینداروں کے گروہ کو

غرضؔ پڑتي تھي اور اسي ليئے سب کا مقصد ھوتا تھا کہ ایسا بندوبست کیا جاوے کہ بقال اور مھاجن گانوں میں آباد اور گانوں والوں کے مددگار رھیں *

بقال و مھاجن افسر گانوں سے اور زبردست گروہ سے نہایت دب کر موافقت رکھتے تھے اور روپیہ پیسے سے اور تخفیف یا معافي سود سے ھمیشہ بطور رشوت اُن کے ساتھہ سلوک کرتے رھتے تھے اور وہ گروہ بقالوں اور مھاجنوں کي جان اور مال کا محافظ ھوتا تھا اور اُنھیں کي تقویت پر وہ لوگ گانوں میں آباد رھتے تھے اور جو داد ستد کہ اُن کي گانوں والوں سے ھوتي تھي اُس روپیہ کے وصول کروانے اور ناواجب سود دلوانے میں مددگار ھوتے تھے اور جو رعایت روپیہ اور سود کي مھاجن اپنے حامي زبردست گروہ کے ساتھہ کرتے تھے اُس سے زاید غریب رعایا سے وصول کر لیتے تھے لیکن جب کسي مھاجن اور بنیئے کي گروہ زمینداران سے ناموافقت ھو جاتي تھي تو اُس کو بجز اس کے کہ گانؤں چھوڑ کر بھاگ جاوے اور کچھہ چارہ نہ تھا یہہ طریقہ مقدمات داد ستد کے تصفیہ کا تھا جو ایک نہایت جابرانہ اور نا منصفانہ طریقہ پر انجام پاتا تھا *

ان تمام ظالمانہ اقتدار و حکومت کا اب بھي بہت جگہہ نشان پایا جاتا ھی جہاں کے زمیندار زبردست اور قابو یافتہ اور شورہ پشت ھیں وھاں اب بھي رعایا پر بہت کچھہ ظلم ھوتے ھیں سرکار انگریزي کي عملداري میں جہاں کثرت سے عدالتیں موجود ھیں اور ھر ایک مظلوم کو ھر قسم کي فریاد کا موقع ھی اور عدالتیں اور حکومت بھي ایسي قوي ھی کہ ھر ایک حاکم چھوٹي اور بڑي عدالت کا اپنے حکم کي تعمیل اعلی سے اعلی رئیس اور شورہ پشت سے شورہ پشت پر پوري پوري کرسکتا ھی یہہ تمام ظلم نہایت گھٹ گئے ھیں مگر پھر بھي زمینداروں کو بہت کچھہ ظلم کرنے کے موقعے باقي ھیں *

انسداد واردات دیہي

گانوں میں اُس کے باشندوں کے باھم بجز لڑائي جھگڑے مار کوٹ ئي کے جو کسي تکرار و نزاع سے واقع ھوجاتے تھے اور کسي قسم کي

واردات مثل دزدي و ڈاکہ زني کے وقوع میں نہیں آتي تھي آپس میں ایک گانوں کے باشندے دوسرے گانوں والوں سے اور خصوصاً اُن دیہات سے جہاں کے زمیندار ایک قوم کے تھے اسبات کا آپس میں معاہدہ رکھتے تھے کہ ایک دوسرے کے گانوں میں کوئي واردات نکرے با این ہمہ اگر کوئي واردات دزدي مویشي یا اور کسي قسم کي ہوجاتي تھي تو اِسبات کا دریافت کرنا کہ کس گانوں والوں نے کي هی چنداں مشکل نہ تھا اور ہمیشہ اُس گانوں کے زمیندار جہاں چوري کا مال گیا هی مال واپس دلوا دیتے تھے *

مویشي کي چوري کا سراغ لگانے کو کھوجیئے ہوتے تھے جو مویشي کے پاؤں کے نشان سے سراغ لگاتے تھے کہ کس گانوں میں یا جنگل میں چوري کي مویشي گئي هی جہاں کھوج پہنچتا تھا وہاں کا زمیندار یا آگے سراغ چلاتا تھا یا اپنے گانوں میں دریافت کرتا تھا اور مال مسروقہ واپس دلا دیتا تھا *

اِس آپس کے معاہدہ سے دیہات میں چوري وغیرہ واردات کا نہایت امن رہتا تھا مگر کبھي کبھي ایک گانوں کے دوسرے گانوں سے بوجھہ نہ ملنے مال مسروقہ کے یا عورت کے بھگا لیجانے کي نزاع قایم ہوجاتي تھي اور ایک گانوں دوسرے سے بدلا لیتا تھا اور کبھي کبھي ایک گانوں دوسرے پر چڑھائي کردیتا تھا اور جو غالب و زبردست ہوتا تھا گویا حق اُسي کي طرف ہوتا تھا *

عورتوں کے متعلق مقدمات کمتر ہوتے تھے بعضي قومیں ایسي تھیں جن میں عورت کے نکال دینے کا یا شوہر اول کي وفات کے بعد دوسرے خاوند کے کر لینے کا رواج تھا پس اس میں اُن لوگوں کي برادري کي اجازت کي درکار تھي — جاٹوں میں عورت کا دوسرے کے ساتھہ چلا جانا اور پھر اپنے خاوند پاس چلا آنا چنداں عیب نہ تھا مگر صرف برادري کي رضامندي درکار تھي *

جو قومیں ایسي تھیں کہ ان باتوں کو نہایت ناگوار سمجھتي تھیں اُن کے ہاں عورتوں کو اپني جان کي حفاظت کي بہت هي کم طمانیت تھي اور اُس قوم کي عورتیں جو نا جائز فعل کي مرتکب

هوتي تهيں اُن کو مار ڈالنا کوئي جرم نہيں تہا بلکہ تمام لوگ اُس کو اچھا سمجھتے تھے اس ليئے اِس قسم کي وارداتوں کي کچھہ پرسش نہ تھي بلکہ وہ جرم ھي نہيں سمجھا جاتا تہا *

جن قوموں ميں بيٹي کا ھونا نہايت شرم کي بات سمجھا جاتا تہا اُن قوموں ميں بيٹيوں کا مار ڈالنا کوئي جرم نہ تہا بلکہ اُس پر نہايت فخر کيا جاتا تہا رسم دختر کشي کي اب تک هندوستان ميں جاري ھی گورنمنٹ انگريزي نے چند سال سے اُس کي انسداد ميں کوشش کي ھی اور خاص قانون جاري کيئے ھيں اور نہايت نگراني کي ھی تب بهي نہايت شبہہ ھی کہ پوري کاميابي هوئي هو تعجب يہہ ھی کہ دختر کش قوميں جو مسلمان هوگئيں هيں اُن ميں بهي اکثر يہہ رسم بد اب تک جاري ھی *

کسي مندر پر يا ديبي کے نام پر اِنسان کا قرباني کرنا اور ستي هونا نہايت پاک اور مقدس فعل گنا جاتا تہا بہت ھي کم گانوں هندوستان ميں ايسے ھونگے جہاں ستي کا متہہ يا ڈهير نہو جس سے معلوم هوتا ھی کہ اشراف قوموں ميں ستي کا رواج بہت کثرت سے هوگيا تہا اور متوفی کي عزت اور ستي هونے والي عورت کا نہايت مقدس هونا سمجها جاتا تہا — يہہ دونوں رسميں هندوستان سے سرکار انگريزي کي عملداري ميں بالکل معدوم و مفقود هوگئي هيں برسوں ميں کہيں اتفاقيہ اور دفعتاً ايسي واردات اب بهي واقع هوجاتي ھی مگر اُس کے تدارک اور مجرموں کي سزا ديهي ميں ذرا بهي غفلت و سستي نہيں هوتي گورنمنٹ انگريزي کے رعب و داب کے سبب اکثر هندوستاني عملداريوں ميں سے يہہ رسم ستي کي جاتي رهي ھی *

مال غنيمت

ايک بڑا ذخيرہ زميندارون کي آمدني کا لوٹ کا مال تہا جات گوجر ميواتي پهانسيہ مينے اور چند قوميں هندوستان کي ايسي هيں جنکا اصلي ابائي پيشہ چوري کرنا لٹنا ڈاکہ ڈالنا ھی چند گانوں کے لوگ آپس ميں شرکت رکهتے تھے اور ڈاکہ زني کيا کرتے تھے اکثر بڑے بڑے

قصبوں یا شہروں میں جہاں مالدار آدمی رہتے تھے اور جو اُس سلسلہ دیہاتی اتفاق سے خارج تھے ڈاکہ ڈالتے تھے — مسافروں کے قافلوں کو لوٹتے تھے جب تک کوئی مضبوط قافلہ ہتیار بند جمع نہو جاتا تھا رستہ چلنا مشکل بلکہ ناممکن تھا *

جو لوگ شریک ڈاکہ‌زنی اور چوری کے ہوتے تھے وہ مال مسروقہ میں حصہ بانٹتے تھے مگر اُس گانوں کے زمینداروں کا جہاں کے رہنے والے ڈاکہ مارنے والے ہوں ضرور حصہ ملتا تھا خواہ وہ لوگ ڈاکہ مارنے میں شریک ہوں یا نہوں — ٹھگوں کا فرقہ ایک علاحدہ فرقہ تھا جس کو باشندگان موضع سے کوئی تعلق نہ تھا اور اس لیئے اُس کا ذکر اس مقام پر ضرور نہیں *

اگلی عملداریوں میں اس قسم کی وارداتوں پر باقاعدہ توجہہ نہوتی تھی بعض عاملوں نے کچھہ انتظام کیا اور اُس میں کچھہ کمی ہوگئی بعض سست عاملوں نے کم توجہہ کی واردات کی کثرت ہوگئی گورنمنٹ انگریزی کی عملداری میں جہاں تک ممکن ہوا اس کے معدوم کرنے میں کوشش کی گئی ہی اور درحقیقت ڈاکہ زنی معدوم ہوگئی ہی گو کہ اب بھی کبھی کبھی واردات سخت واقع ہوجاتی ہی جس کا تدارک بھی قرار واقعی کیا جاتا ہی *

گورنمنٹ انگریزی کی فوجداری عدالتوں کے نقشوں میں جو ڈاکہ زنی کی وارداتیں مندرج ہوتی ہیں اُن میں اکثر وہ وارداتیں ہیں جو حقیقت میں خفیف ہیں اور ہندوستانی عہد کی ڈاکہ زنیاں نہیں ہیں بلکہ انگریزی قانون نے ڈاکہ زنی کے جرم کی ایک تعریف قرار دی ہی پس اُس قسم کا جو جرم واقع ہوتا ہی گو اُس کے مرتکب تین ہی آدمی ہوں اور ہتیار بند ہوں یا لٹھہ بند یا نہتے اُس کو جرم ڈاکہ زنی میں داخل کیا جاتا ہی اگر اُن کو خارج کردیا جاوے تو اصل ڈاکہ زنی جیسیکہ ہندوستانی عملداریوں میں ہوتی ہی شاذ و نادر ہی واقع ہوتی ہیں *

ہندوستانی عملداریوں میں جہاں پولیس کا انتظام انگریزی قاعدہ پر ہوگیا ہی ڈاکہ زنی کی وارداتیں بہت کم ہوگئی ہیں بلکہ نہیں

رهیں اُس کے سوا اور هندوستاني عملداریوں میں بهي ڈاکه زني کي وارداتیں انگریزي حکومت کے اُس رعب و انتظام سے جس کا عکس اُن هندوستاني عملداریوں پر پڑتا هی بهت کم هیں *

محصولات

قدیم زمانه میں اُس گروه کو جس کو همنے زمیندار کے نام سے موسوم کیا هی ایک عجیب اختیار محصولات کي تحصیل کا حاصل تها اور تین قسم کے محصول تهے جو وه تحصیل کرتے تهے اول — محصول راه — دوم — محصول آمدو رفت مال سوم — محصول میر بحر *

قدیم زمانه میں رسته چلنے کي سڑکیں نا پیدا تهیں کسي کسي بادشاه نے کوئي عام سڑک کلاں بنوائي تهي مگر ملک میں اندروني سفر کے لیئے کوئي سڑک نه تهي صرف پگڈنڈي اور گاڑي کي لیکهه رسته چلنے کے لیئے تهي اور یهه لیکه ایک گانوں سے دوسرے گانوں اور دوسرے گانوں سے تیسرے گانوں کو اور علی هذا القیاس جاتي تهي چنانچه هندوستاني عملداریوں میں اب بهي اس قسم کے نمونے موجود هیں اس راه کا کهلا رکهنا زمینداروں کے ذمه تها اور اس لیئے جو مسافر اُنکے گانوں میں هوکر گذرتا تها اُس سے رسته چلنے کا محصول لیتے تهے یهه محصول هاتهه هلائي یا خاک اُڑائي کے نام سے مشهور تها یعني پیاده آدمي سے کهتے تهے که تم همارے گانوں میں هاتهه هلاتے هوئے چلے هو اُس کا محصول دو اور جو شخص سواري پر جاتا تها اُس سے کهتے تهے که همارے گانوں کي جو خاک اُڑائي اُس کا محصول دو مسافر کو ایک منزل طے کرنے میں متعدد جگهه محصول دینا پڑتا تها هاں غریب محتاج فقیروں پر یهه محصول چهوڑ دیتے تهے *

سڑک نهونے سے اکثر مسافر رسته بهول جاتے تهے اور گانوں کا افسر گانوں میں سے کسي چمار یا چوڑے کو رسته بتانے کو ساتهه کردیتا تها جو اگوا کے نام سے نام زد تها یهه خدمت غریب رهنے والے گانوں کے بطور بیگار کے کیا کرتے تهے اور اُن لوگوں نے آپس میں باریاں بانده رکهي تهیں اُسي باري کے مطابق اُس خدمت کو انجام دیتے تهے مگر مسافر بطور

انعام کے پیسے دو پیسے اُن کو دیدیتے تھے یہہ اگوا مسافروں کو اپنے گانوں کي سرحد سے دوسرے گانوں تک پہنچا دیتا تھا اور اگر ضرورت هوتي تو اُس گانوں سے پھر اگوا مل جاتا تھا *

عامل یا اور کوئي ذي رعب شخص یا سپاهي فوج کا یا کوئي چودهري گانوں کا سفر کرتا تھا تو اُس کا اسباب لیجانے کو گانوں سے بیگار نکالی جاتي تھي اور جتنے آدمي درکار هوتے تھے حاضر کیئے جاتے تھے اور اُن کا اسباب اپنے گانوں سے ڈھو کر دوسرے گانوں تک پہنچا دیتے تھے اور اُس گانوں سے اور بیگاري اُن کو مل جاتے تھے اکثر هندوستاني عملداریوں میں طریقہ بیگار کا اب تک جاري هی سرکار انگریزي کي عملداري میں بھي برسوں تک یہہ ظالمانہ طریقہ جاري رها مگر گورنمنت انگریزي نے اُس کے موقوف کرنے میں نہایت کوشش کي اور اب غالباً یہہ طریقہ انگریزي عملداري میں عموماً موقوف هوگیا هی گو کبھي کبھي ظالم عامل یا جابر حاکم بعض اوقات بطور بیگار کے گانوں کے غریب آدمیوں سے اب بھي کام لے لیتے هوں *

مال کي آمدرفت پر هر گانوں میں کچھہ محصول لیا جاتا تھا جو راہ داري کا محصول کہلاتا تھا اِس محصول کے لیئے کوئي تعداد یا اندازہ مقرر نہیں تھا مگر هرایک بیوپاري کو جس کا مال کسي گانوں میں هوکر گذرتا تھا کچھہ نہ کچھہ بطور محصول کے دینا پڑتا تھا اور جو کہ هر جگہہ یہہ محصول لیا جاتا تھا اس لیئے هر ایک مقام پر نہایت قلیل محصول دینا هوتا تھا

میر بحر کا محصول عام نہ تھا بلکہ جس گانوں کي سرحد میں کوئي چھوٹا سا نالہ یا ندي واقع هوتي تھي جس میں کوئي کشتي یا گھر نائي مسافروں کے پار اوتارنے کے لیئے رکھنے کي ضرورت هوتي تھي اُن دیہات میں مسافروں سے میر بحري کا محصول لیا جاتا تھا یہہ محصول درحقیقت کچھہ نا واجب نہ تھا اور اب بھي گورنمنت انگریزي کي عملداري میں بھي جہاں سرکاري انتظام میر بحري کا نہیں هی وهاں زمیندار آیند و روند سے یہہ محصول لیتے هیں مگر قریباً کل ایسے مقامات پر گورنمنت انگریزي نے خود میر بحري کا اپنے عمال

اور حکام کي نگراني میں انتظام کیا ھی اور خود یہہ محصول وصول کرتي ھی صرف حال کے زمانہ میں اور اگلے زمانے میں یہہ فرق ہوگیا ھی کہ جو محصول زمیندار تحصیل کرتے تھے وہ ایک اپني آمدني اور اپنا ذاتي فائدہ سمجھتے تھے اور مسافروں کي آسایش اور گھاٹوں اور کشتیوں کي درستي پر کچھہ توجہہ نکرتے تھے برخلاف اس کے گورنمنٹ انگریزي اِس تمام محصول کو لوگوں کے فائدے کے لیئے گھاٹوں اور پلوں اور کشتیوں کي درستي میں صرف کرتي ھی اور جو روپیہ بچتا ھی وہ خود نہیں لیتي بلکہ متعدد اضلاع میں سڑکوں اور شارع عام کي درستي کے لیئے بطور حصہ رسدي تقسیم کردیتي ھی *

نظام آبادي دیہہ

اُس جاھل گروہ نے جس نے کہ ابتداءً اُس زمین پر قبضہ کیا تھا جو گانوں کي حدود کے اندر داخل ھی نہایت عمدہ اصول پر اُس کي آبادي کا انتظام کیا تھا اور عمدہ سے عمدہ جو اصول کفایت شعاري کے ہوسکتے ھیں وہ کام میں لائي تھي مگر غریب لوگ ظلم اُٹھانے سے نہیں بچتے تھے اور وہ بھي اُن ظلموں کي برداشت کرنے کے ایسے عادي ہوگئے تھے جیسے جنوبي امریکہ کے غلام اور اُسي میں خوش تھے حقیقت میں وہ باشندے گانوں کے جو رعیت کہلاتے تھے گروہ زمینداروں کے غلاموں کے مانند تھے اُن کي جان و مال و محنت پر گروہ زمینداراں کا پورا پورا اختیار تھا صرف اتنا فرق تھا کہ جو گروہ رعیت کا کسي قدر ذي وقعت اور ذي و جاھت تھا اُس پر غلامي کي حالت کمتر طاري تھي اور اُس گروہ پر جو کمینہ قوم کي کہلاتي تھي پوري پوري حالت غلامي کي رھتي تھي *

گانوں کے آباد کرنے کے لیئے متعدد اشخاص اور متعدد گروھوں کے گانوں میں بسانے اور بعض مشترکہ کام انجام دینے کي ضرورت پڑتي تھي اور غالباً وہ متعدد اشخاص اور متعدد گروہ اور مشترکہ کام یہہ ہوتے تھے اول — رسومات مذھبي ادا کروانے والے اشخاص دوم — تاریخدان

واقعات اور سلسلہ انساب کے محفوظ رکھنے والے اشخاص جو واسطے محفوظ رکھنے حصہ داري اور وراثت کے ایک ضروري امر تھا سوم — گروہ کاشتکاروں کا جن کي ضرورت رقبہ گانوں کے کاشت کرنے کے لیئے تھي کیونکہ ممکن نہ تھا کہ صرف وھي لوگ جنھوں نے ابتداءً گانوں کے رقبہ پر قبضہ کیا تھا اُس سب میں زراعت کرسکتے چھارم — اھل حرفہ پنجم — مزدوري پیشہ ششم — مہاجن و بقال ھفتم — ارباب نشاط ھشتم — محاسب *

مشترکہ کام جو گانؤں کي آبادي کے لیئے ضروري تھے وہ غالباً تین قسم کے تھے — ایک ایسے مکان کا ھونا جو بطور ٹون ھال کے سب کي ملکیت مشترکہ ھو دوم — گانوں میں آب پاشي کے ذریعہ مہیا کیئے جانے سوم — گانوں کي سرسبزي اور گانوں کے رھنے والوں کے فائدے کے لیئے میوے کے باغات لگانے ان سب چیزوں کو اُس جاھل گروہ زمینداروں نے نہایت عمدگي و ترتیب سے مہیا کیا تھا جس کي تفصیل آگے بیان کي جاتي ھی *

رسوم مذھبي ادا کروانے والے اشخاص

اکثر ھر بڑے گانوں میں پوجا کرنے کے لیئے ایک یا ایک سے زاید مندر ھوتا تھا یہہ مندر گانوں کے رھنے والوں کي مشترکہ امداد سے بنایا جاتا تھا اور اُس کے لیئے کوئي برھمن بطور پوجاري کے مقرر ھوتا تھا اُس برھمن کو بعوض پوجا پاٹ کرانے کے مشترکہ اراضي میں سے کچھہ زمین کاشت کے لیئے دي جاتي تھي اور وہ زمین محصول یا اور کسي قسم کے لگان سے معاف رھتي تھي *

یہہ برھمن اکثر جاھل ھوتا تھا اور بجز دیوتا پر پاني چڑھانے یا بھوگ لگانے کے اور کچھہ نہیں جانتا تھا مگر گانوں میں ایسے پنڈت کي بھي ضرورت ھوتي تھي جو جوتش جانتا ھو اور سعد اور نحس اوقات کو بتا سکتا ھو شادي بیاہ کے لیئے لگن نکال سکتا ھو مرنے کي رسومات کو ادا کراسکتا ھو اس لیئے ایک اور پنڈت جو ان کاموں کے لایق ھوتا تھا گانؤں میں مقرر کیا جاتا تھا اور وہ ان سب کاموں کو انجام دیتا تھا اور

اُس کو بعوض اس خدمت کے فصل کي طياري پر هر ايک کھليان ميں سے کچھه غله ملتا تھا اور بياه شادي ميں بھي کچھه ديا جاتا تھا يهه عالم پنڈت کسي ايک گانؤں ميں رهتا تھا اور آس پاس کے متعدد گانؤں اُس کے متعلق هوتے تھے اور اُسي کي برت اُن سب گانوں ميں بطور ايک حق کے تسليم کي جاتي تھي اور اُن ديهات ميں سواے اُس پنڈت کے اور کسي پنڈت کو ان کاموں کے انجام دينے کا استحقاق نهوتا تھا — يهه قديم انتظام مذهبي رسومات ادا کرنے کا اب تک تمام هندوستان کے گانؤں ميں نهايت استحکام کے ساتھه قايم و بحال هی *

تاريخانه واقعات اور سلسلة انساب کے محفوظ رکھنے والے اشخاص

تاريخانه واقعات کے ياد رکھنے والے جدا گانه اشخاص هوتے تھے جو بھات کہلاتے تھے يهه بھاٹ بھي کسي ايک گانؤں ميں سکونت رکھتے تھے اور آس پاس کے متعدد گانؤں اُن کے متعلق هوتے تھے اور وه سب گانؤں اُنھيں کي برت کے گانؤں کہلاتے تھے ان بھاٹوں کے پاس بہياں هوتي تھيں اور وه هر ايک گانؤں کے گروه زميندارات کا نسب نامه اُس ميں لکھتے تھے اور جو لڑکا پيدا هوتا تھا اُس کا نام اُس ميں بڑھا ديتے تھے اور جو مرتا تھا اُس کي تاريخ وفات لکھه ليتے تھے اور بعض بڑے بڑے واقعات کي يادداشت بھي اُس ميں هوتي تھي مجھکو متعدد ديهات کے بھاٹوں کي بہياں ديکھنے کا اتفاق هوا هی اور اُس ميں بد سليقگي اور جاهلانه طور پر پرانے واقعات کا پته لکھا هوا پايا هی *

ان بھاٹوں کو هر فصل ميں هر ايک کھليان سے کچھه غله ملتا تھا اور جب لڑکا پيدا هوتا تھا اور بياه شادي ميں سيدها ملا کرتا تھا شادي بياه ميں اور فصل کے طيار هونے پر يهه بھاٹ گانؤں ميں اپنا معمول لينے کو آتے تھے اور افسر گانؤں کے سامنے کبت پڑھتے تھے اور اُن کا نسب نامه بيان کرتے تھے اور اُن کے بزرگوں نے جو بڑے بڑے کام کيئے تھے اُس کو بطور تعريف کے بيان کرتے تھے اُن کا يهه بيان کڑکا کہلاتا تھا جو شخص اُن کا حق نه ديتا تھا اُس کا گدا بنا کر ايک لنبي بانس

میں لٹکاتے تھے اور دیہہ بدیہہ اُسکو فضیحت کرتے پھرتے تھے اس زمانہ میں ان بھاتوں کا انتظام مستحکم نہیں رہا ھی بہت کم ایسے گانؤں ھونگے جہاں بھاتوں کا انتظام قایم ھو سنا جاتا ھی کہ بعض ھندوستانی عملداریوں میں اب بھی بھاتوں کا انتظام اکثر جگہہ قایم ھی *

گروہ کاشتکاران

اُن لوگوں نے جنہوں نے ابتداءً اُس رقبہ پر قبضہ کیا تھا جو موضع کی حدود کے اندر واقع ھی اُن کو سب سے بڑی ضرورت ایک ایسے معاون گروہ کے پیدا کرنے کی تھی جو اراضی کی کاشت میں اُن کو مدد دے اسی ضرورت نے گروہ کاشتکاران کو ھر ایک موضع میں پیدا کیا تھا قابضان اول ایسے لوگوں کو گانؤں میں لاکر آباد کرتے تھے جو زمین کو کاشت کریں اور پیداوار زمین میں سے کوئی معین مقدار بمعاوضہ اپنی محنت کے وہ لوگ لیں اور کوئی معین مقدار قابضان اول کو دیں جس میں سے قابضان اول مالگذاری سرکار ادا کریں اور جو بچے اُس سے خود منتفع ھوں *

کچھہ شبہہ نہیں ھی کہ ابتدا میں عموماً کاشتکاروں سے ازروے بٹائی یا بھاولی کے جنس پیداوار زمین میں سے ایک حصہ معین لیا جاتا تھا مگر جب غلہ پیداوار زمین کا کھلیان میں جمع ھوتا تھا تو زمیندار کو اُس کی حفاظت کرنی پڑتی تھی ان مشکلات کے رفع کرنے کو بعض دیہات میں کنکوت کا رواج ھوگیا تھا یعنی جب غلہ طیار ھوتا تھا تو کچھہ لوگ زمیندار کی طرف سے اور کچھہ لوگ کاشتکار کی طرف سے کھیت پر جمع ھوتے تھے اور کھڑے کھیت میں اناج کا اور بھوسہ کا تخمینہ کرلیتے تھے اور اُس تخمینہ پر جو مقدار غلہ اور بھوسہ کی زمیندار کے حصہ کی ھوتی تھی بعد درو ھونے غلہ کے کاشتکار سے لے لیتے تھے خواہ بعد درو ھونے کے غلہ اُس تخمینہ سے زیادہ نکلے یا کم — کنکوت کرنے والے لوگ جنکو کھڑے کھیت کے غلہ کے تخمینہ کرنے میں نہایت مہارت ھوتی تھی گانؤں اور پرگنہ میں مشہور ھوتے تھے اور کنیئے کہلاتے

تھے اور اکثر وھي لوگ کھڑے کھیت کا تخمینا کرنے کو بلائے جاتے تھے بعض دیہات ایسے بھي تھے جہاں کے زمیندار بعوض حصہ پیداوار کھیت کے نقد روپیہ ادا کرتے تھے عملداري انگریزي میں اکثر دیہات ایسے ھیں جن میں بر وقت بندوبست کے شرح نقدي مقرر ھوگئي ھی اور ایسے بھي ھیں جہاں ابتک بٹائي یا بھاولي کا رواج جاري ھی *

جو وجہہ کہ کاشتکاروں کي ضرورت کي بیان ھوئي اُس سے پایا جاتا ھی کہ نسبت قبضہ اُس اراضي کے جو اُن کي کاشت میں ھی اور نسبت اداے حصہ پیداوار یا اداے زر نقد کے کاشتکاروں کے مختلف حقوق ھونگے بہت سے کاشتکار ایسے نکلیں گے جن کے مورثوں نے ناقص یا اُفتادہ زمین میں کاشت شروع کي ھوگي اور اپني سالہا سال کي محنت سے اور بعضي دفعہ اپنا روپیہ خرچ کرکے اُس زمین کو قابل عمدہ پیداوار کے کیا ھوگا اور ضرور ھی کہ ایسے کاشتکاروں کو اُس زمین کو اپنے قبضہ کاشت میں رکھنے اور اُسکي پیداوار میں سے ایک تھوڑا حصہ مثلاً چوتھائي یا تہائي یا ایک خفیف لگان زمیندار کو دینے کا حق ھو اور بہت سے ایسے کاشتکار بھي نکلیں گے جو ایک مدت دراز سے پشت در پشت زمین کو کاشت کرتے چلے آتے ھیں اور پیداوار زمین میں سے حصہ معین یا لگان معین جو باِلحاظ حیثیت اراضي کے بھي واجبي ھی نہ کم ھی نہ زیادہ ادا کرتے آتے ھیں اور بلاشبہہ اُن کا حق بہ نسبت اول قسم کے کاشتکاروں کے کسي قدر کم ھوگا لیکن اُن کے اس حق میں کہ باداے حصہ پیدا وار معین یا لگان واجب اپني اراضي کاشت پر قابض رھیں کسي کو کچھہ کلام نہیں ھوسکتا اور بہت سے ایسے کاشتکار بھي نکلیں گے کہ جو صرف چند سال سے باجازت و رضامندي زمینداران اراضي کو کاشت کرتے ھوں اور ھر سال بموجب اُس معاھدہ کے جو سال بسال یا چند سال کے لیئے زمیندار سے تہرا ھو حصہ پیداوار اراضي یا زر نقد ادا کرتے ھوں اور آیندہ اُن کا کاشتکار رکھنا یا نہ رکھنا زمیندار کي مرضي پر منحصر ھو اور ضرور ھی کہ ایسے کاشتکاروں کو بلا مرضي زمیندار اراضي کے کاشت کرنے کا یا اراضي کاشتکاري کو قبضہ میں رکھنے کا کوئي حق حاصل نہو *

کاشتکاروں کي مذکورہ حالت ایک لازمي حالت هی اور کوئي ملک اور کوئي گانؤں ایسا نهیں نکلنے کا کہ جهاں گروہ کاشتکاران کي حالت مذکورہ جو اُن کے حقوق کي بناء هی موجود نهو انهیں حالات اور رواج کي بناء پر اقسام کاستکاران جو موروثي اور غیر موروثي اور مستحق قبضہ اور غیر مستحق قبضہ کے نام سے نامزد هیں نکلے هیں کوئي ملک ایسا نهیں هی جو یهہ کهہ سکے کہ فی الحقیقت اُس میں حقوق کاشتکاران موجود نهیں هیں یا کبهي موجود نہ تهے هاں اس میں کچهہ شک نهیں کہ هندوستاني عملداریوں میں جیسي کہ اودہ کي عملداري تهي رعایا کے حقوق کي حفاظت کا کوئي ذریعہ موجود نہ تها اور تمام کاشتکار زمینداروں کے یا عاملوں اور چکلہ داروں کے غلام تهے اور جو کچهہ ظلم اور زیادتي زمیندار اور عامل اور چکلہ دار اُن پر کرتے تهے اُس کا کوئي فریاد رس نہ تها اور کاشتکاروں کي جان و مال اور اُن کے حقوق ظالم زمینداروں اور عاملوں اور چکلہ داروں کے هاتهہ میں تهے اور وہ جس کاشتکار کي چاهتے تهے حق تلفي کردیتے تهے اور اُس کي موروثي کاشت کو جس پر وہ قبضہ رکهنے کا مستحق تها چهین لیتے تهے اور اُس کے کهیت کي تمام پیداوار کو لوت لیتے تهے مگر یهہ ایک ظالمانہ حرکتیں تهیں ان ظلموں کے واقع هونے سے اُن اصلي حقوق کا جو اُن کے تهے بطلان لازم نهیں آتا *

ان حالات کے بیان کرنے سے ظاهر هوا هوگا کہ سرکار اور کاشتکار کے درمیان ایک تیسرا شخص یعني زمیندار واسطہ تها مگر جن ملکوں میں رعیت واري بندوبست هی جیسے کہ بمبئي اور مدراس اور سرکار عالي اصفیہ کي مملکت برار اور اورنگ آباد اُن میں سرکار اور کاشتکاروں میں زمینداروں کا واسطہ نهیں رها هی شیر شاہ اور مغلیہ سلطنت میں جو انتظام مالگذاري کا هوا تها وہ بهی اسي طرف مایل تها کہ سرکار اور کاشتکار میں کوئي واسطہ نہ رهے مگر همکو نهایت شبهہ هی کہ درحقیقت ایسا هوا بهي تها اور حقیت زمینداري یا حقوق زمینداران اور اختیار اور اقتدار زمینداران معدوم هوگئے تهے اکثر دیهات بندوبست رعیت واري ایسے پائے جاتے هیں جهاں ایک گروہ ایسا موجود هی جو تمام اقتدار

اور اختیار اُسي قسم کے رکھتا هی جیسے که دیہات بندوبست زمینداري میں وہ گروہ رکہتا هی جو زمینداران کے نام سے موسوم هی صرف اتنا فرق هی که دیہات بندوبست رعیت واري میں اُن کا نام تبدیل هوگیا هی زمیندار کے نام سے موسم نہیں هیں هندوستان میں پراني دستاویزیں اس بات کي شاهد موجود هیں که گو مغلیه سلطنت میں سرکار اور کاشتکار میں واسطه نه رکھنے کي کوشش کي گئي هو مگر حقوق زمینداران کبھي معدوم نہیں هوئے هم اس بحث کو کسي رسالہ میں بالاستیعاب بیان کرینگے *

گروہ اهل حرفه

گانؤں کي آبادي کے لیئے اهل حرفه کے گروہ کا علی الخصوص اُن لوگوں کا جو لوهاري اور نجاري اور چمڑے کا کام کرتے هیں موجود هونا نہایت ضروري تھا گو هندوستان کے زمینداروں اور کاشتکاروں کے پاس الات کشاورزي نہایت سادے هیں لیکن اُن کے لیئے بھي همیشه لوهار اور بڑهئي اور چمڑے کے کام کرنے والوں کي ضرورت پڑتي هی اور اسي سبب سے اُن کے آباد کرنے کي ضرورت پڑي *

اگر اُن کو هر کام کي اُجرت دیجاتي تو خرچ کثیر پڑ جاتا جسکے ادا کے متحمل زمیندار اور کاشتکار نہوسکتے پس اُنھوں نے نہایت کفایت شعاري کے اصول پر انتظام کیا اهل حرفه کو آبادي دیہہ میں رهنے اور مکان بنانے کے لیئے زمین دي بعض دیہات میں هر کھلیان میں سے معین مقدار کا غله اُن کو دینا قرار پایا بعض دیہات میں اراضي مشترکه میں سے کسیقدر زمین اُن کو کاشت کرنے کو دي اور بعض دیہات میں دونوں قسم کے حق اُن کو دیئے گئے وہ لوگ گانؤں میں آباد هوئے اور اپني منفعت کے لیئے اپنے پیشه کا کام وهاں جاري کیا اور بمعاوضه اُس رعایت کے جو اُن کے ساتھہ کي گئي معمولي آلات کشاورزي کي مرمت اور درستي اُن کے ذمه قرار پائي — چھوٹے چھوٹے دیہات میں جہاں آبادي کم تھي اور اس قسم کے اهل حرفه وهاں آباد نہیں هوسکتے تھے اُنھوں نے قرب و جوار کے دیہات کلاں کے اهل حرفه سے اسي اصول پر انتظام کرلیا تھا یہه انتظام اب تک بدستور جاري و قایم هی *

علاوہ اس قسم کے اہل حرفہ کے جو زراعت کے لیئے مفید ہیں اور بہت قسم کے اہل حرفہ مثلاً کولي جولاھے کمل بُننے والے گڈرئیي اور کمہار اس خیال سے کہ اُن کے پیشہ کا کام گانؤں میں نہایت کفایت سے چلتا ھی اور وہ خود بھي نہایت کفایت سے گانؤں میں اپني اوقات بسر کرسکتے ھیں گانؤں میں آباد ھو گئے تھے زمینداروں نے بعض دیہات میں اُن لوگوں کو صرف بنظر رونق اور آبادي گانوں کے آباد کرلیا تھا اور بعض زمینداروں نے اُن کے آباد ھونے کے معاوضہ میں ھر گھر پیچھے کچھہ لینا مقرر کیا تھا جو گھر دیواري اور محترفہ کي آمدني کے نام سے نامزد ھی *

گروہ مزدوري پیشہ

رزیل قومیں بھي جیسے چمار و چوڑے جن کي اصل گذران مزدوري پر ھی گانؤں میں آباد ھوگئي تھیں اصل وجہہ اُن کي آبادي کي یہي تھي کہ گانؤں میں نہایت کفایت سے اُن کي گذران ھوسکتي تھي مگر اُن کے ذمہ بہت سے کام خدمت زمینداروں کے اور کھیت کیار کے متعلق تھے کھیتوں کے نلانے میں جس کے عوض میں اُن کو ارزاں قیمت کا غلہ دیا جاتا تھا اُن سے بڑي مدد پہونچتي تھي تمام بیگار کے کام اُن سے لیئے جاتے تھے اگرچہ فصل پر کھلیانوں میں سے لپ بھر کر تھوڑا تھوڑا غلہ بھي اُن کو دیا جاتا تھا مگر بمقابلہ اُس کار و خدمت کے جو زمیندار اُن سے لیتے تھے اُس کي کچھہ حقیقت نہیں تبي سرکار انگریزي کي عملداري میں جبریہ رسم بیگار کي قریباً قریباً بالکل معدوم ھوگئي ھی *

دیہات میں چماروں کو ایک اور ذریعہ آمدني کا تھا اور وہ یہہ تھا کہ ھر گانوں کے چماروں نے اپني برت کي حدود معین کي تھي اُن حدوں کے اندر جو مویشي مرتے تھے اُس کو اُٹھا لیجاتے تھے اور اُس کے چمڑے کو درست کرکے بیچ لیتے تھے اور سال بھر میں ایک تعداد کھالوں کي اُس زمیندار کو دیتے تھے جہاں آباد تھے ان رسم و رواجوں میں سے اب تک بہت سے رسم و رواج جاري ھیں *

مہاجن اور بقال

زمینداروں کي ضرورت اور کاشتکاروں کي حاجت براري کے لیئے بنیوں اور مہاجنوں کا گانؤں میں ہونا نہایت ضروریات سے هی جہاں تک هوسکا هی زمینداروں نے اُن کے آباد کرنے میں کوشش کي هی زمیندار لوگ اِس فرقے کے ساتھہ بہت خاطر داري اور تواضع سے پیش آتے هیں اور یہہ ایک معزز فرقہ باشندگان دیہہ کا گنا جاتا هی غلہ پیداوار گانؤں کو یہہ لوگ خود بھي خریدتے هیں اور دوسروں کے هاتھہ بکواتے بھي هیں زمینداروں کو اور کاشتکاروں کو بروقت ضرورت روپیہ قرض بھي دیتے هیں اور کاشت کے زمانہ میں بیبج کے لیئے اور جب کھیت زراعت سے خالي هوتے هیں تو کھانے کے لیئے غلہ دیتے هیں نہایت سخت سود اپنے قرضے پر وصول کرتے هیں اور جو غلہ دیتے هیں فصل پر کم سے کم اُس سے سوایا لے لیتے هیں اگر ایک فصل پر غلہ ادا نہوا تو رقم سوائے اصل میں شامل کرکے دوسري فصل پر اُس سوائے پر سوائے لیتے هیں سود کو بھي هر فصل پر اصل میں ملا لیتے هیں اور اُس مجموعہ اصل و سود پر سود لیتے هیں *

اگلي عملداریوں میں مہاجن زمینداروں کے قوي گروہ کو ضرور اپنا حامي و مددگار بنا لیتے تھے اور اُنہیں کي قوت اور زور اور اختیار اور اقتدار کے ذریعہ سے اپنا روپیہ اور سود وصول کرتے تھے یہہ ایسا ذریعہ تھا جو گانؤں میں نہایت اقتدار اور قوت رکھتا تھا اور زیر دست رعایا بخوشي یا ناخوشي اُن تمام جبروں کو سہتي تھي جو اُن پر اِس روپیہ کے وصول کرنے میں گذرتي تھي ایک مشہور رسم روپیہ وصول کرنے کے دھرنا دینا تھا دھرنا دینے کي یہہ رسم تھي کہ مہاجن مقروض کے دروازہ پر اپنے آدمي بٹھا دیتا تھا اور مقروض کے گھر میں پاني دانا جانا بند کر دیتا تھا عورتوں کو رفع ضروریات کے لیئے باهر نکلنے نہیں دیتا تھا اور اَوْر طرح طرح کي تکلیفیں اُن کو پہنچاتا تھا مگر اب سرکار انگریزي کي عملداري میں رسم دھرنا دینے کي بالکل

موقوف هوگئي هی بلکه دهرنا دينا ايک جرم فوج داري کا قرار پايا هی *

مهاجن اور بقال ديهات ميں ايسے مسلط تھے که غريب کاشتکاروں کي محنت اور اُن کے کهيت کي پيداوار در حقيقت مهاجنوں اور بقالوں کے گهر ميں جاتي تهي کاشتکار نهايت محنت سے زمين جوتتے تھے اور اُس ميں کاشت کرتے تھے اور اُس کي پيداوار کو ديکهکر خوش هوتے تھے مگر سب غله زميندار و مهاجن اُٹها ليجاتے تھے اِس زمانه ميں زميندارون کا تو وہ زور نهيں رها مگر مهاجنوں اور بقالوں کا ويساهي قابو هی تمام پيداوار و محنت کاشتکاروں کي مهاجنوں کے گهر جاتي هی اور کاشتکار کهانے کے غله کے ليئے بهي مهاجنوں اور بقالوں کے محتاج رهتے هيں مهاجن هي بيج کے ليئے اور کهانے کے ليئے غله ديتے هيں اور اِس سبب سے کاشتکار اُن سے بهت دبے هوئے هيں جو غله مهاجن کاشتکاروں کو ديتے هيں کم سے کم سوايا فصل پر اُن سے ليتے هيں جو روپيه نقد اُن کو ديتے هيں اُن کا نهايت گران سود اُن سے ليتے هيں اور پهر سود در سود اضافه کرتے جاتے هيں يهه نوبت پهنچ گئي هی که جس کاشتکار نے ايک دفعه تهوڑا سا روپيه بهي کسي مهاجن سے قرض لے ليا پهر تمام عمر اُس کے پنجہ سے نهيں چهوٹتا *

ارباب نشاط

جس طرح اور سب باتوں کا انتظام ديهات ميں تها اُسي طرح ارباب نشاط کا بهي انتظام تها هندوستان ميں عورتوں کا ايک فرقه هی جس کو بعضے نٹني اور بعضے کنچرياں اور کبوترياں کهتے هيں يهه عورتيں ناچتي گاتي هيں اور اُن کے ساتهه ڈهول بجانے والے اور نچانے والے اُنهيں کے رشته دار مرد هوتے هيں جس گانوں ميں شادي بياه هوتا تها يهه نٹنياں وهاں جاکر ناچتي و گاتي تهيں اور فصل کے طيار هونے پر بهي گانوں ميں ناچنے کو جاتي تهيں اور کچهه غله اور سيدها اُن کو ملا کرتا تها اُن کے گنوارو گيت اور اُن کا بيڈول ناچ اور اُن کے ڈهول کي مهيب آواز اُن گنواروں کے خوش کرنے کے

لیئے کافی تہی عمدہ صفت جو اِن عورتوں کے فرقے میں تھی وہ یہہ تھی کہ وہ بدکار نہیں تھیں اور کسب کرنا اُن کے پیشہ میں داخل نہیں تھا وہ شوھر والی اور گھر بار والی ھوتی تھیں صرف گانا اور ناچنا بطور پیشہ کے اُنہوں نے اختیار کیا تھا اور گو وہ نہایت ذلیل اور کمینہ قوم کی تھیں مگر اُس صفت سے جو ابھی بیان کی گئی نہایت عزت اور قدر کے لایق تھیں یہہ فرقہ اب بھی ھندوستان میں موجود اور اپنے قدیم پیشہ میں مصروف ھی *

چوپال

گانؤں میں مشترکہ محنت اور مشترکہ مال سے اور مناسب مقام پر جو اکثر وسط آبادی میں ھوتا تھا ایک مکان بنایا جاتا تھا جس کو چوپال کہتے ھیں یہہ مکان بڑے بڑے مہذب شہروں کے ٹون ھال کے مشابہ ھی اس مکان میں گانؤں کے معزز لوگ نشست برخاست کرتے تھے اور کسی پنچایت کے لیئے جمع ھوتے تھے جو کوئی مسافر اُن کے گانؤں میں آجاتا تھا یا کوئی عامل یا کوئی سرکاری اھلکار آتا تھا چوپال میں ٹھہرتا تھا — مسافر نوازی کا نہایت عمدہ طریقہ دیہات میں جاری تھا اکثر گانؤں سرمایہ مشترکہ میں سے اُس کو کھانا دیتا تھا گانؤں کی کمین قوم اُس کی خدمت کرتی تھی گھوڑے کے لیئے گھاس لادیتی تھی کمہار کے گھر سے برتن آتے تھے اور مسافر نہایت آرام سے شب بسر کرکے آگے روانہ ھوتا تھا یہہ سب چیزیں مفت مسافر کو ملتی تھیں اور گانؤں والے ھر طرح سے اُس کی خاطر کرتے تھے *

آبپاشی کے ذریعے

سب سے عمدہ اور سب سے مقدم گانؤں کی آبادی کے لیئے جو چیز مطلوب تھی وہ آبپاشی کے ذریعے تھے جو گانؤں ایسے تھے جہاں بجز کنوؤں کے اور کوئی ذریعہ آبپاشی کا نہیں تھا وھاں زمینداروں نے بمقدور اپنے مشترک کنوئیں آبپاشی کے لیئے مناسب مقامات پر بنائے دیہات کی سیر کرو تو معلوم ھوگا کہ دیہات میں ایسے قدیم زمانہ کے کنوئیں زراعت کی آبپاشی کے لیئے بنے ھوئے ھیں جن کے

بننے کي تاريخ خود گانؤں کے رهنے والوں کو بهي ياد نهيں رهي اِن کنوؤں کي تعداد زميندارون کے مقدور کي مناسبت سے هوتي هی ليکن جب خوب تفتيش کيا جاوے تو معلوم هوگا که يهه مشترک کنوئيں اُنهيں لوگوں نے يا اُن کي اولاد نے بنائے تهے جنهوں نے ابتداءً اُس قطع زمين پر قبضه کيا تها جو موضع کي حدود کے اندر واقع هی - جهاں زمينيں تقسيم هوگئي تهيں وهاں خاص خاص کنوئيں بهي بنے تهے جو اُن اراضيوں کے قابضين نے بنائے تهے *

جن ديهات ميں کنوئيں نهيں بن سکتے تهے اور کوئي خزانه پاني جمع کرنے کا بهي ميسر نهيں آتا تها وهاں زميندارون نے متفرق تالاب اور تلياں اور جوهڑ کهود ليئے تهے جن ميں برسات کا پاني جمع هو جاتا تها اور مويشي کے پاني پينے اور بعض اوقات زراعت ميں پاني دينے کے کام ميں آتا تها — جو زمينيں يا ديهات نشيب ميں واقع تهے جهاں بلند مقاموں سے بکثرت پاني آتا تها وهاں متعدد ديهات ميں پاني جمع رکهنے کے ليئے متعدد تالاب مسلسل بنائے جاتے تهے اور ايک تالاب سے دوسرے تالاب ميں اور اسي سلسله سے پاني پهونچايا جاتا تها اور پهر هر ايک گانؤں کے لوگ اپني زراعت ميں پاني ليجانے کے ليئے برهے بنا ليتے تهے اور موافق اُس رسم و رواج کے جو بلحاظ محنت يا وسعت اراضي يا مقدار حقيت کے قرار پايا تها هرايک شريک اُس ميں سے آبپاشي کرتا تها *

بعضی ايسے ملک بهي هيں جيسے که سرکار عالي کا ملک تلنگانه هی جن ميں آبپاشي کے تالابوں کُنتوں باوڑيوں کا نهايت عظيم الشان سلسله بنا هوا پايا جاتا هی جو کروڑها روپيه کے خرچ اور لاگت سے طيار هوا هوگا اس ميں کچهه شک نهيں که وه سلسله آبپاشي کا زميندارون کا بنايا هوا نهيں هی بلکه حکام وقت نے اپنے خزانه کے کروڑوں روپيه صرف کر کے ملک کي آبادي اور زراعت کي آبپاشي اور افزوني کے ليئے بنائے تهے اس قسم کے ذريعه آبپاشي کي بابت کاشت کرنے والوں سے جو اپني زراعت کے ليئے پاني ليتے تهے محصول ليا جاتا تها اسي اصول پر گورنمنٹ انگريزي نے جو زراعت کي آبپاشي کے ليئے نهريں بنائي هيں

اُن کا محصول بھي اُن لوگوں سے جن کے کھیتوں میں پاني جاتا ھی لیا جاتا ھی *

یہہ بات نہیں معلوم کہ اگلے زمانے میں اس قسم کي آبپاشي کا محصول کسطرح پر وصول ھوتا تھا مگر اس زمانہ میں یہہ ایک بڑا بحث طلب مسئلہ قرار پایا ھی کہ آبپاشي کا محصول کس طرح پر لیا جاے بعضوں کي یہہ راے ھی کہ زمین کا محصول جو بندوبست مالگذاري کے وقت قرار پاتا ھی جدا گانہ لیا جاے اور محصول آبپاشي کا جدا گانہ اور بعضوں کي یہہ راے ھی کہ دونوں محصولوں کو یکجا جمع کرکے زر مالگذاري قرار دیا جاے اور وصول کیا جاے پچھلي راے پر یہہ اعتراض ھوتا ھی کہ کاشتکار خواہ نخواہ پاني لینے پر مجبور نہیں کیئے جاسکتے پس اگر دونوں محصولوں کو شامل کرکے زمین پر بڑھا دیا جاوے تو کاشتکاروں کو یا تو خواہ نخواہ پاني لینے پر مجبور ھونا پڑیگا یا جن لوگوں نے پاني لیا ھی اور جن لوگوں نے نہیں لیا سب کو اضافہ شدہ محصول دینا پڑیگا جو انصاف کے بالکل برخلاف ھی *

جن ملکوں میں مصنوعي ذریعے آبپاشي کے ایسے بناے گئے ھیں جن سے ھمیشہ ھر قطع زمین میں پاني پھونچنے میں کچھہ شبہہ نہیں ھی جیسیکہ گورنمنٹ انگریزي کي عملداري میں عظیم‌الشان دریاؤں میں سے علمي قاعدے پر نہریں نکالي گئي ھیں اور پاني پھونچانا بالکل اختیار میں ھو گیا ھی اُن ملکوں میں تو یہہ بحث ھوسکتي ھی کہ مالگذاري اور آبپاشي کا محصول یکجا جمع کردیا جاوے یا نہیں مگر جن ملکوں میں کہ مصنوعي ذریعے آبپاشي کے ایسے بنائے گئے ھیں جن پر کچھہ اختیار نہیں ھی بلکہ بخت و اتفاق پر موقوف ھیں جیسیکہ ایسا سلسلہ آبپاشي کے تالابوں کا جنکا کام میں لانے کے لایق ھونا بارش کے ھونے یا نہونے پر موقوف ھی وھاں یہہ مسئلہ کہ زمین اور آبپاشي کا محصول یکجا کیا جاوے بحث میں نہیں آسکتا بلکہ ایسے ملک میں زیادہ تر پہلا قاعدہ آبپاشي کے محصول کا مناسب معلوم ھوتا ھی زمین پر بر وقت بندوبست اُس قدر محصول مقرر ھونا چاھیئے جو آبپاشي کے نہونے کي حالت میں وصول کے لایق

هو اور آبپاشي کا محصول اُس سے علیحدہ هونا چاهیئے اور جن زمینوں میں آبپاشي کي جاوے اُس کا محصول جس کي شرح پہلے سے معین کردیني چاهیئے علاوہ محصول مالگذاري کے وصول کیا جاوے *

میوے کے باغات

بڑي بڑي سلطنتوں میں بادشاہ اور امرا اپنے عیش و خوشي کے لیئے عمدہ عمدہ باغ بناتے تھے اور اُن میں عیش و آرام سے بسر کرتے تھے اس جاهل گروہ نے بھي اُس میں سے کچھہ حصہ لیا هی یہہ گروہ بھي اپنے گانؤں میں گانؤں کي رونق اور سرسبزي کے لیئے مشترکہ باغ لگاتے تھے هندوستان میں سب سے عمدہ میوہ آنبہ هی اس کا درخت بھي نہایت پائدار هوتا هی اور سیکڑوں برس تک رهتا هی اور جب خشک هوجاتا هی تو اُس کي لکڑي مکانات کي تعمیر میں اور اَوْر بهت سي ضروریات میں کام آتي هی اُس کا پھل علاوہ مزیدار هونے کے سوکھي روتي کے ساتھہ ایک نفیس نان خورش هونے کا کام دیتا هی صرف اُس کا پھل بھي ضرورت کے وقت غذا کے لیئے کافي هوتا هی اس لیئے زمیندار اکثر آنبہ هي کے درختوں کا باغ لگاتے تھے اُسکے سایہ میں اُونچي اُونچي کھاٹیں بچھاکر گرمي کا موسم بسر کرتے تھے اور فصل کے موسم میں اُس کے پھل سے فائدہ اُٹھاتے تھے نہایت قلیل گانؤں ملینگے جو ایسے باغات سے خالي هوں *

محاسب موضع یعني پٹواري

گانؤں میں تمام حساب و کتاب کا درست رکھنے والا اور هر ایک کاشتکار کے ذمہ کي زر واجب الادا کا حساب رکھنے والا ضرور درکار تھا اس کام کے لیئے قدیم الایام سے هرایک موضع میں پٹواري هوتا تھا جو هر ایک قسم کا حساب متعلق گانؤں کے اپنے پاس رکھتا تھا یہہ عہدہ اگلے زمانہ میں موروثي قرار پایا تھا اور اُس کے خاندان سے دوسرے خاندان میں منتقل نہیں هوتا تھا یہاں تک کہ نابالغ اولاد پٹواري کي اُس کے عہدہ پر مقرر هوتي تھي اور اُس اولاد کے بالغ هونے تک کوئي دوسرا شخص جو اکثر اُس کے رشتہ داروں میں سے هوتا تھا بطور سربراهي کے اُس

کام کو انجام دینا تھا پٹواري کا حق مقرر تھا اور هر کھلیان میں سے اُس کو غله دیا جاتا تھا اور کسیقدر زمین به تخفیف محصول یا بطور معافي بعوض اس خدمت کے اُس کي کاشت میں هوتي تهي یهه عهده اب تک قایم هی اور هرگانؤں میں پٹواري ایک ایسا شخص هی جس سے هر ایک باشنده دیهه کو غرض پڑتي هی گورنمنٹ انگریزي کي عملداري میں نهایت عمده اصول پر پٹواري کے دفتر کي اصلاح کي گئي هی اور خاص کتابیں جن میں معین نقشجات حساب کے هیں اُس کو دیئے گئے هیں اور نهایت درستي سے گانؤں کا حساب اُن میں لکھا جاتا هی پٹواري کے حق کي بابت بڑي بهت کچهه اصلاح کي گئي هی اور ایسا انتظام کیا گیا هی جس سے ایک مقدار مناسب بلا کسي اندیشه کے پٹواري کو ملا کرے تا که وه اپنے عهده کا کام طمانیت اور دلدهي سے انجام دے *

یهه تمام وه انتظام هیں جو قدیم زمانه سے چلے آتے هیں اور جن پر دیهات کي آبادي هوئي هی اور مختلف گروه هیں گانؤ میں یک شامل آباد هیں جو انگریزي زبان میں ویلیج کم میونتي کے نام سے موسوم هیں *

تمام شد

لکچرز

اوپر

ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۹۳ ع کے

یعنی

ایکٹ متعلقہ بٹوارہ محالات مالگذاري سرکار عظامت مدار انگریزي واقع ممالک مغربي و شمالي

یہہ ایکٹ جس پر میں تمکو لکچر دیتا ہوں متعلق بٹوارہ محالات مالگذار سرکار واقعہ ممالک شمال و مغرب هی لفظ بٹوارہ محالات سے تم سمجھوگے کہ صرف اُسي اراضي مالگذار سرکار کا بٹوارہ هوسکتا هی جسپر لفظ محال کا اس ایکٹ کي رو سے اطلاق هوسکے نہ کسي دوسري اراضي کا *

روز مرہ کي بول چال میں اکثر هماري زبان پر لفظ موضع یا گانؤں کا آتا هی اور لفظ محال کمتر بولا جاتا هی اور درحقیقت یہہ ایک لفظ هی جو بلحاظ انتظام وصول مالگذاري سرکار قدیم سے وضع کیا گیا هی اور واقع میں بھي محال اور موضع کے معني میں تفاوت هی اور اس وقت اُس کا بیان کرنا خالي فائدہ سے نہوگا *

† موضع ایسے قطع یا قطعات اراضي کو کہتے هیں جو علیحدہ نام سے دفتر سرکاري میں مندرج هو اور یہہ تین قسم کے هوتے هیں ایک موضع اصلي دوم موضع داخلي سوم موضع مرکبہ ‡ جس موضع کا

---

† دفعہ ۵ هدایت نامہ بندو بست *

‡ دفعہ ۲۵ هدایت نامہ بندوبست *

سرکاري دفتر کي فہرست میں باعتبار شمار کے کوئي ایک نمبر مقرر ہی اُس کو موضع اصلي کہتے ہیں اور † جو چھوتے مواضع بعد اس کے اُسي موضع میں قایم ہوں جیسے نگلے یا پورے اُن کو مواضع داخلي کہتے ہیں ‡ موضع مرکبہ اُن کئي مواضع ملحقہ کا نام ہی کہ جن کا ایک شخص ایک ہي حقیت سے مالک ہو اور اُن سب کي حد بندي اور پیمایش یکجائي ہوئي ہو اور اُس کل حلقہ کا نام مواضع مشتملہ کے نام سے مرکب ہوکر نیا موضع تہرا ہو مثلاً بندوبست سے پہلے سلیم‌پور ایک موضع تھا اور ماکھن دوسرا موضع اب دونوں کي ایک حلقہ میں پیمایش ہوئي اور اُس کا نام سلیم پور ماکھن رکھا گیا اور سرکاري دفتر کي فہرست میں کسي ایک نمبر پر از نام سلیم پور ماکھن مندرج ہو تو یہہ نیا موضع موضع مرکبہ کہلاویگا *

§ محال میں اور موضع میں یہہ فرق ہی کہ محال اُسي قطعہ یا قطعات زمین کو کہینگے جس کي جمع علیحدہ مشخص ہوئي ہو اور جس کے زمینداروں کي کل حقیت جو اُس میں ہو بلکہ خود وہ محال اپني ذات سے سرکاري مالگذاري میں مستغرق ہو اور اُسکا نمبر جدا گانہ رجستر مالگذاري میں مندرج ہوا ہو *

پس ممکن ہے کہ ایک موضع موضع بهي ہو اور محال بهي ہو جبکہ اُسي موضع پر مالگذاري سرکار مشخص ہوئي ہو اور یہہ بهي ممکن ہی کہ کوئي قطعہ یا قطعات اراضي محال ہو اور موضع نہو یعني جبکہ موضع کا کوئي جز و تقسیم ہوکر اُس جزو پر جدا گانہ مالگذاري مشخص ہوئي ہو اور یہہ بهي ممکن ہی کہ کوئي قطعہ یا قطعات اراضي موضع ہو اور محال نہو یعني جبکہ چند مواضع پر یک شامل مالگذاري سرکار مشخص ہوئي ہو *

محالات پر جب ہم غور کرتے ہیں تو اُن کو ایک چھوتي سي بادشاہت اور ایک چھوتي سي حکومت کا نمونہ پاتے ہیں اُس کي

---

† دفعہ ۴۵ ہدایت نامہ بندوبست *

‡ دفعہ ۷ ایضا *

§ دفعہ ۶ ایضا *

اُس چھوٹي سي مملکت کي حدود معين اور معلوم هوتي هيں اُن کي حفاظت اور قيام پر هميشه سعي رهتي هی اُس ميں مختلف درجوں کے لوگ آباد هوتے هيں وهاں کے باشندے مختلف قسم کے حقوق رکهتے هيں هر ايک اُس چھوٹي سي مملکت کي بهلائي اور بحالي کے ليئے کچهه نه کچهه کام کرتا هی يا کچهه نه کچهه حق ديتا هی اُن ميں سے چند ايسے هوتے هيں جو به نسبت ديگر باشندگان کے حق اعلیٰ اور ايک قسم کا تفوق رکهتے هيں جن کو هم زميندار کهتے هيں پهر وه بهي اُس ميں مساوي حقوق نهيں رکهتے کوئي زياده حق رکهتا هی کوئي کم اور کمي و بيشي کي مقدار هميشه زيادتي و کمي مقدار حقيت زميندادي پر هوتي هی وه سب اپني اُس چھوٹي سي مملکت کے انتظام کے ليئے بموجب اپني قديم رسم و رواج کے کسي کو اپنا افسر بناتے هيں جو باعتبار اختلاف اقسام حقيت کے نمبر دار يا پدهان يا مقدم يا چودهري کهلاتا هی اور اگرچه اُس افسر کو اختيار انتظام ديا جاتا هی الا ديگر حقيت دار بهي اُس انتظام سے بيدخل نهيں رهتے جب کوئي امر پيش آتا هی تو وه اپنے ديوان عام ميں جسکو چوپال کهتے هيں اجلاس کرتا هی اور تمام حقيت دار شريک هوتے هيں هرايک کو راے دينے کا اختيار هوتا هی اور اکثر وقعت اور مقدار راے کي بقدر مقدار اُسکي حقيت کے لحاظ کي جاتي هی ديگر باشندگان کو بهي ايسے امور ميں جو اُن کے حقوق سے متعلق هيں اپني راے ظاهر کرنيکا اختيار هوتا هی پس يهه حالت محالات کي نهايت تعجب انگيز هی کيونکه بڑے بڑے عقلا نے جو نهايت غور و فکر سے عمده عمده قواعد اصول گورنمنت کے مقرر کيئے هيں هم ديکهتے هيں که وه سب اُن دهقانوں ميں قديم سے رايج هيں *

مگر يهه دهقاني عاقلانه انتظام جيساکه عمده هی ويساهي مشکل هی کيونکه هرايک موضع ميں هر وقت اور هر حالت ميں ايسا افسر ملنا جسپر سب کو اعتماد هو اور وه نهايت ديانت داري سے تمام حقوق لوگوں کے محفوظ رکهے اور تمام منافع محال کے بقدر هرايک کے حصه کے بلا دقت ادا کرتا رهے اور نقصانات مساوي طور پر سب سے ليتا رهے هاتهه

آنا نہایت دشوار ہوتا ہی اور اِسي سبب سے باہم نا اتفاقي اور قضایا اور فساد برپا ہوتا ہی اور یہہ تنازعات صرف ایک دفعہ نہیں ہوچکتے بلکہ ہر سال بلکہ ہر فصل پر پیش آتے ہیں اور اُن کے دفع کرنے کا کوئي علاج بجز اِسکے کہ شریکان حقیت اپني اپني حقیت کو علیحدہ تقسیم کر کر خود اپنے اپنے حصہ کا انتظام اپنے ہاتھہ میں رکھیں اور کسي طرح پر نہیں ہوسکتا اور یہي امر باعث ہوتا ہی جس کے سبب تقسیم محالات کي باہم شریکان کے عمل میں آتي ہی *

یہہ امر یعني تقسیم ہونا محالات کا ایک ایسا امر ضروري ہی کہ اگر حاکم وقت کي طرف سے کوئي قاعدہ اور قانون نہ بنایا گیا ہو تو خود مالکان محال کو موافق اپني اقتضاے طبیعت کے محالات کي تقسیم کرني پڑتي ہی اور اسي سبب سے ہم دیکھتے ہیں کہ بہ سبب آپس کي تقسیم کے محالات مشترکہ زمینداري کئي قسم کي ہوگئي ہیں جن کا نام ہم زمینداري مطلق یا بھیاچارہ مکمل یا بھیاچارہ نامکمل رکھتے ہیں *

دیہات † زمینداري مطلق وہ ہیں جن میں وہي قدیمي دہقاني عاقلانہ قاعدہ اب تک بحال ہی یعني جن کي کل زمین کا قبضہ اور اہتمام یک شامل ہوتا ہی اور کاشتکاروں سے جو تحصیل ہوتي ہے مالک ہوں یا نہوں اور جو کچھہ اور منافع محال سے حاصل ہو سب شاملات میں جمع کیا جاتا ہی اور گانوں کے اخراجات مجرا دیکر جو بچے شریکوں میں ایک قاعدہ مقررہ پر بانٹا جاتا ہی *

دیہات ‡ بھیاچارہ مکمل وہ ہیں جن کي زمین منقسم ہی اور شرکاء اپنے اپنے حصہ پر جدا جدا قابض ہیں اور ہر ایک شخص اپني زمین کا انتظام اور مالگذاري کا حصہ معین ادا کرتا ہی مگر تاہم سب بالاشتراک باقي کے ذمہ دار ہیں اگر کوئي حصہ دار اپنے حصہ کے دینے میں قاصر ہو *

---

† دفعہ ۸۷ ہدایت نامہ بندوبست *

‡ دفعہ ۸۸ ہدایت نامہ بندوبست *

دیہات † بھیا چارہ نا مکمل وہ ہیں جن میں کچھہ زمین مشترک ہی اور کچھہ جداگانہ قبضہ میں ہیں اور تحصیل کي صورت یہہ ہی کہ پہلے تو شاملات زمین کے منافع سے گانوں کا خرچہ اور مال گذاري ادا کي جاتي ہی پھر جو باقي رہے باچھہ کے بموجب ہرایک حصہ سے تحصیل کي جاتي ہی اور جو فاضل بچے تو اُسي حساب سے شریکوں میں بٹ جاتا ہی ایسي صورت میں بولا جاتا ہی کہ دھار باچھہ یا بیگہہ دام کے موافق مالگذاري ادا کي گئي *

ان پچھلي قسم کے دیہات کو پٹي داري مکمل اور پٹي داري نامکمل بھي کہتے ہیں مگر یہہ ایک پُراني غلطي ہی جس نے اول اول کاغذات سرکاري میں رواج پایا ہی اِسلیئے کہ ان لفظوں سے جو اصلي مراد ہی ظاہر نہیں ہوتي بلکہ پٹي داري کوئي قسم مستقل نہیں ہی کیونکہ وہ ہرایک قسم میں پائي جاتي ہی مثلاً موضع زمینداري میں جب کہ وہ کئي پٹیوں پر تقسیم ہوگیا ہو اور اُس کي ہر ایک پٹي میں اُس کے شرکاء کا قبضہ بالاجمال ہو اور موضع بھیا چارہ مکمل میں جب کہ وہ چند پٹیوں میں تقسیم ہوگیا ہو اور ہرایک پٹي کے شرکاء اپني اپني اراضي پر جداگانہ قبضہ رکھتے ہوں اور موضع بھیا چارہ نا مکمل میں جب کہ وہ متعدد پٹیوں پر تقسیم ہو اور ہر ایک پٹي میں اُس کے شرکاء کچھہ اراضي مقبوضہ جدا گانہ اور کچھہ شاملات بھي رکھتے ہوں مگر جبکہ اس غلطي کا مدت سے رواج چلا آتا ہی تو اب اُس پر اعتراض نہیں ہوسکتا اور بطور غلطالعام کے صحیح تسلیم کیا جاتا ہی اور اسي سبب سے میں کہتا ہوں کہ دیہات بھیا چارہ مکمل اور پٹي داري مکمل اور دیہات بھیا چارہ نا مکمل اور پٹي داري نا مکمل کو متحد اور ہم معني تصور کرنا چاھیئے *

بہت سے دیہات ایسے بھي نکلینگے جن میں ایک مثال میں کسي قسم کي ملکیت منجملہ اقسام ملکیت مذکورہ بالا موجود ہوں مثلاً ‡ شاید تھوک و پٹي کہ اس عبارت سے بڑي اور چھوٹي قسمیں

† دفعہ ۸۹ ہدایت نامہ بندوبست *

‡ دفعہ ۹۷ ہدایت نامہ بندوبست *

مراد هیں ایک دوسرے سے بالکل علیحدہ ہوں حالانکہ هر ایک تھوک اور پٹي کے سب حصہ دار زمین پر بالاشتراک قابض هوں اس طرح سے ممکن هے کہ ایک تھوک پٹیداري خالص خواہ غیر مکمل هو اور دوسرا تھوک زمینداري شاید اس تھوک کی سب سیر کي زمین پر ایک هي شرح سے محاسبہ کیا جاتا هو اور اُس تھوک میں هر ایک کا لگان بالمقطع مقرر هو *

اکثر دیہات † ایسے هیں جن میں باوجود قبضہ بالاجمال کے هرایک حقیت دارنے چند آسامیوں کو اپنا تصور کرلیا هی اور روپیہ خواہ بٹائي جو اُن سے واجب الادا هی لیتا هی اور سرکار کي مالگذاري جو اُس کو اپنے حصہ کي دیني هی ادا کرتا هی اور درحقیقت اسي قسم کے دیہات هیں جن پر صحت سے دیہات تھوک داري کا اطلاق کیا جاسکتا هی اور وہ بھي ایک قسم کے دیہات زمینداري شمار کیئے جاتے هیں *

جو ضرورت تقسیم کي میں نے بیان کي جب وہ پیش آتی هی تو خواہ نخواہ حقیت داروں کو اپنے اپنے حصہ کو علیحدہ علیحدہ تقیسم کرنا پڑتا هی اور اسي سبب سے دیہات بھیا چارہ مکمل خواہ نامکمل پیدا هوتے هیں یہہ تقسیم حسب اقتضاء راے مالکوں کے کئي طرح پر عمل میں آتي هی *

اول قاعدہ شرعي پر یعني حقوق جدي پر ایسي تقسیم میں جو حصہ موروثي هر ایک مالک کا بحساب بسوہ و بسوانسي گانؤں میں هوتا هی اُسي کي مناسبت سے کل رقبہ محال میں سے اپنے حصہ کي اراضي علیحدہ کرلیتا هی اور سرکاري جمع کا حصہ حق وراثت کے بموجب هر مالک کو دینا پڑتا هی اُسي قدر سرکاري جمع اپنے ذمہ کرلیتا هی اور اُسي کے مطابق زمین بھي اپنے قبضہ میں رکھتا هی *

دویم رسمي قاعدہ پر ایسي تقسیم میں لحاظ حقوق جدي کا کچھہ نہیں هوتا بلکہ هر مالک بموجب اُس رسم و رواج کے جو اُنکے گانؤں میں مروج هی زمین پر علیحدہ قبضہ رکھتا هی اور بقدر اپني

---

† دیکھو اصول محاصل سرکاري مؤلفہ پورٹرس صاحب *

اراضي مقبوضه کے مالگذاري مناسب بهي ادا کرتا هی مگر وه زمين کسي خاص قاعده سے مقرر نهيں هوئي امتياز ان دونوں قسم کي تقسيم ميں يهه هی که جهاں تقسيم بموجب قاعده شرعي کے هوتي هی وهاں زمين کا قبضه مالک کے حصه مالگذاري کے اندازه پر هوتا هی اور جهاں تقسيم بموجب قاعده رسمي کے هوتي هی وهاں مالگذاري کا حصه زمين مقبوضه کے اندازه پر هوتا هی *

جن ديهات ميں تقسيم بموجب قاعده رسمي کے هوتي هی اُن ميں بهي دو طرح کي صورتيں نکلتي هيں ايک يهه که حق وراثت شرعي کا نشان اُن ديهات ميں بالکل محو اور نسياً منسياً هو جاتا هی اور حق ملکيت کا اندازه صرف اُسکي زمين مقبوضه کي مقدار پر هوتا هی جو صرف بلحاظ کسي رسم و رواج اور بهائي بندي کي ريت کے تقسيم هوئي تهي دوسرے يهه که باوجود تقسيم هونے اراضي کے بلحاظ کسي رسم و رواج کے اور هر مالک کے قبضه ميں کسي قدر اراضي هونے کے حقوق شرعي يعني حصه داري موروثي بهي معلوم اور مقبول هوتي هيں گو منافع کي تقسيم اور سرکاري مالگذاري کا ادا کرنا اُن حقوق کے بموجب نهوتا هو بلکه صرف اراضي مقبوضه کے لحاظ سے هوتا هو مگر پهر بهي حقوق مذکور معلوم اور ملحوظ هوں اور اُن کے پهر جاري کرنے کا امکان مدنظر هو اور اسي ليئے باوجوديکه اداے زر مالگذاري سرکار رسمي قاعده کے بموجب هوتي هو مگر سائر کي رقومات کي تقسيم اور افتاده زمين کا استحقاق حق جدي پر قايم هو ايسي تقسيم مالکوں ميں اکثر بنظر آساني اداے مالگذاري سرکار کے عمل ميں آتي هی اور يهه مقصود هوتا هی که جب مالک چاهينگے اراضي کو اپنے اپنے حقوق شرعي کے موافق از سر نو تقسيم کرلينگے *

علاوه اس کے منقسم هو جانے اراضي کے درميان مالکوں کے ايک اور صورت بهي پيش آتي هے اور وه يهه هی که هر ايک مالک بقدر اپنے حصه موروثي کے زر مالگذاري سرکار ادا کرتا هی مگر هر ايک مالک کے قبضه ميں اراضي بلحاظ حصه موروثي يا حصه مالگذاري کے کم و بيش هوتي هی اس کمي بيشي کا سبب کبهي تو آپسکي رضامندي سے هوتا هی

اور کبھي زبردست مالک کے کم زور مالک کي اراضي پر قبضہ کرلینے سے اور یہہ ایک ایسي نامنصفانہ تقسیم ہوتي ہی جس کا تدارک فی الفور کرنا پڑتا ہی *

ان تمام حالات سے جو مذکور ہوئے ثابت ہوتا ہی کہ تقسیم ہونا محال کا درمیان شرکاء کے ایک ایسا امر ہی جو ناگزیر ہی اور ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہی اور یہہ امر صرف ایسا ہي نہیں ہی کہ اغراض رعایا ھي اس پر موقوف ہوں بلکہ وصول ہونا مالگذاري سرکار کا بھي اُس پر موقوف ہوتا ہی اس لیئے ایسي گورنمنٹ کو جو قوانین معینہ کے بموجب کار بند ہوتي ہی ضرور ہوتا ہی کہ واسطے بٹوارہ محالات کے کوئي قانون ایجاد کرے جس سے رعایا کو بھي آسایش اور سرکاري مالگذاري کے وصول میں بھي آساني ہو اسي بنیاد پر ہماري گورنمنٹ کي کونسل نے ابتدا سے درباب ایجاد قانون بٹوارہ توجہہ کي ہی *

قانون ۹ سنہ ۱۸۱۱ ع جو زیادہ تر بٹوارہ دیہات بھیا چارہ سے علاقہ رکھتا تھا تو کونسل سے جاري ہوا اور پھر بموجب قانون ۱۱ سنہ ۱۸۱۱ ع کے واسطے ترمیم جمع اُن اراضیات کے جن کا بٹوارہ ہوا ہو میعاد زیادہ بڑھائي گئي اور قانون نوزدہم سنہ ۱۸۱۴ ع واسطے بٹوارہ اُن محالات کے جاري ہوا تھا جو دیہات زمینداري کے کہلاتے ہیں مگر یہہ قوانین درحقیقت واسطے جمیع اقسام کے محالات کے جن کا بیان میں نے اوپر کیا کافي نہ تھے علی الخصوص جو دیہات بھیا چارہ ناکامل کے تھے اُن کے بٹوارہ سے کوئي قانون بھي اُن قانونوں میں سے متعلق نہیں ہوسکتا تھا اس لیئے جناب آنریبل هیرنگٹن صاحب بہادر نے جو ہماري پریسیڈنسي کے ممبر مقرر ہیں بصلاح صاحبان صدر بورڈ اور بایماے جناب نواب لفتنٹ گورنر بہادر ممالک مغربي و شمالي اس ایکٹ کا مسودہ مرتب کیا مسودہ پیش کرتے وقت جو گفتگو جناب ممدوح نے کونسل میں کي اور جس سے وجوہ اور منشاء اس ایکٹ کے پائے جاتے ہیں تمکو سناتا ہوں *

جناب ممدوح نے یہہ فرمایا کہ " قانون مجاریہ حال جس کے بموجب بٹوارہ ایسے محالات کا جو قبضہ مشترک میں ہوں معرفت

سرکاري عهده داران مال کے پریزیڈنسي فورٹ ولیم بنگاله میں هوتا هی نسبت ایک بڑي قسم محالات واقع ممالک مغربي و شمالي پریزیڈنسي مذکور کے بہت ناقص پایا گیا هی یعني نسبت اُن محالات کے جن میں جائداد دو یا زیاده اشخاص کي قدرے قبضه جداگانه میں قدرے قبضه مشترک میں هو عبارت قانون مجاریه حال کي مانع اس امر کي هی که قسم مذکور کے محالات سے احکام اُس قانون کے متعلق کیئے جائیں یہاں تک که اراضیات واقع محالات مذکور جو قبضه مشترک میں هوں بموجب اُس قانون کے ناقابل تقسیم تصور کیئے جاتے هیں *

اور زیاده قابل لحاظ کے اعتراض نسبت قانون مجاریه حال کے یهه هی که جو کارروائي واسطے بٹواره محال مشترک غیر منقسم کے اُس کے بموجب مقرر هی وه نہایت دیر طلب هی اور وه کار روائي اس نوع کي هی که جو شخص بٹواره میں خلل اندازي یا مزاحمت سے اپنا فائده سمجهتا هو وه همیشه اُسکي تعمیل کا سدراه هو سکے که بباعث اُسکے اکثر مقدمات میں اس قدر دیر هو جاتي هی که نہایت نا روا هی پس بڑي غرض مسوده ایکٹ هذا کي یهه هی که قانون مجاریه کے سقم مذکوره بالا رفع کیئے جاویں اور ایک زیاده تر اور سهل طور کارروائي کا جس سے تقسیم محال قبضه مشترک کي بالعموم به نسبت سابق تهوڑے عرصه میں هو سکے مقرر کیا جاوے اور جیسا که بالفعل اکثر هوا کرتا هی ایک عمر دراز اگر ایک عمر دراز نہیں تو سال هاے سال تک کام ممتد نهو *

یهه امر قابل غور هی که آیا بٹواره بہت چهوٹے محالات کا بهي جائز رکها جاے نسبت بٹواره ایسے محالات کے ایک اعتراض یهه هی که بہت سي چهوٹي چهوٹي جائداد کي مالگذاري سرکار کي تحصیل کرنے میں دقت هوگي لیکن پچاس برس سے زیاده هوئے که ایک قانون (قانون ۵ سنه ۱۸۱۰ع) جاري هوا تها جس سے معلوم هوتا هی که حق هر حصه دار محال مشترک غیر منقسم کا کسي قدر حصه اُسکا هو درباب اس امر کے مسلم رکها گیا هی که وه اپنے حصه محال کو باقي محال سے جدا کرکے اُسے اپنے قبضه جداگانه میں لائے اور جب که یهه استحقاق دیا گیا هی تو یهه قرین

اِنصاف اور مناسب هی که از روے قانون کے اُس استحقاق کو بلا دشواري اور بعرصه مناسب اور بصرف واجبي دلا پانے کے وسیلے مقرر کیئے جائیں پس اُمید هی که وہ وسیلے مسودہ ایکٹ هذا سے حاصل هونگے *

صاحب ممدوح نے یهه بهي فرمایا که دفعه ۵۳ میں یهه تجویز کي گئي هی که حسب صوابدید لوکل گورنمنت کے احکام مسودہ مذکور اُن محالات کے بٹوارہ سے بهي متعلق کیئے جاوینگے جو مالگذاري سرکار سے معاف هیں مگر قانون متجاریه حال صرف محالات مالگذار سرکار سے متعلق هی توسیع قانون کي بعض حالات میں بطریق مجوزہ نسبت محالات معافي کے بلحاظ اُن محالات یا حصص محالات کے مناسب معلوم هوتي هی جو که بجلدوی خدمات سنین پر آشوب سنه ۵۷ و ۱۸۵۸ع سرکار سے عطا کیئے گئے هیں *

صاحب ممدوح نے یهه بهي فرمایا که مسودہ جس نہج پر که بالفعل هی نظر سے حاکمان صدر بورڈ ریونیو مقام الٰهآباد کے گذر چکا هی اور اُنهوں نے پسند کیا هی اور معلوم هوتا هی که نواب لفتننٹ گورنر بهادر ممالک مغربي و شمالي نے بهي که جن کے ایما سے پیش کیا جاتا هی منظور کیا هی *

اگرچه یهه ایکٹ اِس لایق تها که تمام پریسیڈنسي بنگاله میں جاري کیا جاتا مگر جو که جناب نواب لفتننٹ گورنر بهادر بنگاله کے ساتهه ایک جدا کونسل مقرر هونے والي تهي اور نیز اضلاع بنگاله کے لیئے پیش کرنا ایسے ایکٹ کا اُس ممبر کو زیادہ تر مناسب تها جو اضلاع بنگاله کي طرف سے ممبر مقررہ تها اِسلیئے جناب هیرنگٹن صاحب بهادر نے اِس ایکٹ کو اضلاع مغربي و شمالي سے متعلق هونے کے واسطے پیش کیا تها اب همارے لیئے یهه ایک عمدہ قانون بٹوارہ کا هی جو بسعي و عرق ریزي هماري پریسیڈنسي کے نهایت آزمودہ کار اور ذهین اور نهایت عقلمند ممبر نے بنایا هی *

لفظ بٹوارہ سے خود اُس کے معني اور مراد پائے جاتے هیں یعني ایک محال کو کئي اجزا پر تقسیم کر ڈالنا بٹوارہ کهلاتا هی مگر

یاد رکھنا چاهیئے که بٹوارہ دو قسم کا ہوتا ہی ایک بٹوارہ مکمل اور دوسرا بٹوارہ غیر مکمل جسکو بٹوارہ اکھتا بھي کہتے ہیں *

اگر محال کے اجزا اِس طرح سے ایک دوسرے سے منقطع کرکے علیحدہ محال بنائے جاویں که جمع مالگذاري اُس جزو کي بھي علیحدہ کردي گئي ہو اُسکو بٹوارہ مکمل کہتے ہیں اور جب محال اِس طرح پر بٹوارہ کیا جائیگا تو ضرور ہوگا که رجسٹر مالگذاري میں نمبر جدا گانہ پر مندرج کیا جاوے *

بٹوارہ غیر مکمل وہ ہوتا ہی که باوجودیکه محال کے اجزا علیحدہ منقسم ہوگئے ہوں اور ہر قسمت پر جمع کا حصہ مناسب باندھا گیا ہو مگر تاہم محال منقسم نہیں ہوجاتا اور ذمہ داري مشترکہ بحال و برقرار رہتي ہی اور اُسي کو بٹوارہ اکہتا بھي کہتے ہیں *

امتیاز دونوں قسم کے بٹواروں میں صرف یہہ ہی که پہلي قسم کا بٹوارہ ایک ایسا محال جدا گانہ تصور ہوتا ہی که گویا ایک کو دوسرے سے کچھہ علاقہ نہ تہا ایک کي باقي میں دوسرا محال قائم نہیں ہوسکتا اور حقوق شفع جو مبني اوپر حقوق مشترکہ کے ہوتے ہیں ایک دوسرے سے ساقط ہوجاتے ہیں بٹوارہ اکہتا اِس کے برخلاف ہوتا ہی وہاں باوصف منقسم ہوجانے اراضي اور تقسیم ہوجانے جمع علیحدہ کے ذمہ داري مشترکہ بحال و برقرار رہتي ہی اور حق شفع بھي جو مبني اوپر اشتراک کے ہی بحال وبرقرار رہتا ہی *

محال کي تعریف میں جو یہہ الفاظ داخل کیئے جاتے ہیں که اُس کا نمبر جدا گانہ رجسٹر مالگذاري میں بھي مندرج ہوا ہو اُس سے مراد اُس محال سے ہوتي ہی جس کا بٹوارہ مکمل ہوگیا ہو یا ابتدا هي سے ایک محال جداگانہ ہو مگر محالات بٹوارہ اکہتا پر بھي عام معني بٹوارہ کے جس سے مراد صرف منقسم ہوجانا زمین اور جمع کا ہی صادق آتے ہیں اِس ایکٹ میں جو لفظ محالات کا استعمال کیا گیا ہی اُس سے یہي عام معني مراد ہیں جس کا نتیجہ یہہ ہی که اگر کوئي محال بذریعہ بٹوارہ مکمل کے محال جداگانہ بنایا گیا ہو تو جس طرح اِس محال کے شرکا آپس میں بٹوارہ کراسکتے ہیں

اُسي طرح اُس محال میں بهي بٹوارہ کراسکتے هیں جو بذریعه بٹوارہ اکہٹا کے ایک محال بنایا گیا هو *

اِن دونوں قسم کے بٹواروں کا ذکر دفعہ ۳ قانون ۱۹ سنہ ۱۸۱۴ع سے مستخرج هوسکتا تها الا کوئي خاص نام اُن دونوں بٹواروں کا جدا جدا قرار نہیں پایا تها ابتدا میں صدر بورڈ نے اپنے سرکلر مورخہ ۱۰ جولائي سنہ ۱۸۲۶ع میں بٹوارہ مکمل کو بلفظ بٹوارہ قانون نوزدهم سنہ ۱۸۱۴ع نامزد کیا اور بٹوارہ نامکمل کو بلفظ بٹوارہ بموجب درخواست طرفین موسوم کیا هدایت نامہ مالگذاري میں جس کو آنریبل طامسن صاحب لفتننت گورنر بہادر سابق نے جاري کیا پہلي قسم کے بٹوارہ کو بلفظ بٹوارہ مکمل اور دوسري قسم کو بلفظ بٹوارہ نامکمل نامزد کیا هی مابعد کے سرکلروں میں پہلا بٹوارہ بلفظ بٹوارہ قانوني اور دوسري قسم کا بٹوارہ بلفظ بٹوارہ اکہٹا موسوم هوا هی *

مگر مجهکو شبہہ هی که اس ایکٹ کي روسے جو بٹوارے هونگے وہ صرف بٹوارے مکمل هي هونگے یا بٹوارہ نامکمل بهي کیونکه اُس کي دفعہ ۴۴ سے مجهکو یہہ شبہہ پڑتا هی که اس ایکٹ کي رو سے جو بٹوارے عمل میں آئینگے همیشه وہ بٹوارے مکمل هوا کرینگے کچهه عجب نہیں که اس ایکٹ کے یہہ معني سمجهنے میں کسیقدر میں غلطي میں پڑا هوں کیونکه مجهکو کوئي وجهہ اس بات کي مانع نہیں معلوم هوتي که اگر مالکان محال بٹوارہ اکہٹا چاهتے هوں تو یہہ ایکٹ اُس کا مانع هو مگر اُمید هی که چند روز میں جب اس قسم کے مقدمات حاکمان اعلی تک پہونچینگے تو کوئي مراد دفعہ ۴۴ کي منقح هوجائیگي اور جو شبہہ که اس وقت لکہنے دیتے وقت مجهکو پڑا هی آیندہ کسي وقت میں مرتفع هوجائیگا *

قانون بٹوارہ جب ایجاد کیا جاے تو لازم هی که وہ ایسي طرز پر بنایا جاے که جس سے حقوق مالکان میں یا اُن کے رسم و رواج میں جس کو وہ بمنزله قانون سمجهتے آئے هیں یا اُن مراتب میں جن کي تعمیل پانے کي اُن کو کسي آیندہ زمانه میں مد نظر هی تفاوت نه آنے پاوے کیونکه اگر قانون بنانے میں ان امور کا لحاظ نرهے تو ایک اختلاف

عظیم اور ابتري بے حد حقوق ملکیت میں واقع هو چنانچه یهه ایکٹ ان تمام امور پر لحاظ کرکے بنایا گیا هی جس طرح که میں تمکو اُس کي دفعات پر لکچر دینے سے بتاتا هوں که اُن اقسام زمینداریوں کے بٹوارہ سے جن کا میئے اوپر بیان کیا کس طرح اس ایکٹ کي دفعات متعلق کي جاتي هیں *

اس ایکٹ کي دفعه ۵ میں نوعیت محال کا اور اُس طریق بٹوارہ کا جس طریق سے درخواست کنندگان بٹوارہ کو منظور هو ذکر لکھے جانے کا حکم هی اُس نوعیت محال سے اُنھیں اقسام زمینداري کا لکھا جانا مراد هی جو میں اوپر بیان کرچکا اور طریق بٹوارہ کے لکھنے سے یهه مراد هی که درخواست کنندگان کو لکھنا چاهیئے که کس قاعدہ پر بٹوارہ هونا چاهتے هیں آیا قاعدہ شرعي پر یا قاعدہ رسمي پر تاکه طرفثاني کا اعتراض جو نسبت اُس طریق بٹوارہ کے هو علانیه تجویز میں آسکے *

دفعه ۸ میں صاحب کلکٹر کو حکم هی که بعد تحقیقات اور تصفیه امورات ضروري کے ایک روبکاري مشعر نوعیت اور تعداد اُن حقوق کي جن کے بموجب بٹوارہ عمل میں آیگا تحریر کریں یهه روبکار بنیاد طریق بٹوارہ هوتي هی اور مقدمات بٹوارہ میں صاحب کلکٹر کا یهه کام نهایت نازک اور نهایت عمدہ هی اور اِس سے مراد یهه هی که صاحب کلکٹر نوعیت محال کو جس کي تفصیل میں نے اوپر بیان کي خیال کرکے اس بات کي تجویز کریں که آیا تقسیم محال کي بحساب حصه جدي یعني حقوق شرعي کے هوگي یا بلحاظ حقوق رسمي یعني بلحاظ قبضه اراضي مقبوضه هرایک مالک کي ' سمجھنا چاهیئے که اِسي روبکاري پر مدار صحت اور عدم صحت بٹوارہ کا هی اگر تشخیص نوعیت محال اور طریق بٹوارہ اس روبکاري میں بصحت لکھا جائیگا تمام امور بٹوارہ بخوبي انجام پاوینگے ورنه تمام کار روائي بٹوارہ کي ابتر اور خراب هوجائیگي *

یهه دفعه ایسي عمدہ اور ایسي جامع هی که تمام مختلف نوعیت کي ملکیتوں کے بٹوارہ سے متعلق هوسکتي هی اور هر قسم کي ملکیت کے بٹوارہ کو به شایستگي انجام دیتي هی تمام حقوق مالکان کي

اور نیز اُن کی آپس کي بھائی بندي کي رسم و رواج اور نیز وہ مراتب جن کي تعمیل ہونے کي مالکوں کو آیندہ زمانہ میں مد نظر تھي سب بحال اور قایم رہتے ہیں اور کسي طرح حقوق ملکیت میں اختلاف واقع ہونے نہیں پاتا اور یہہ ایک نہایت عمدہ صفت اِس ایکٹ کي ہی *

دفعہ ۳۰ اِس ایکٹ کي بالتخصیص دیہات بھیاچارہ نامکمل سے علاقہ رکھتي ہی اور دفعہ ۳۲ دیہات بھیا چارہ مکمل سے اب تم سے ایک مختصر گفتگو نسبت بٹوارہ مختلف اقسام حقیت دیہات کے بیان کرتا ہوں *

دیہات زمینداري مطلق میں جہاں قبضہ بالاجمال ہی اور ہرایک مالک اپني حقیت کو بحساب قاعدہ شرعي موروثي خیال کرکر بحساب بسوہ و بسوانسي یا آنہ و پائي شمار کرتا ہی وہاں تعین طریقہ بٹوارہ میں کچھہ مشکلات پیش نہیں آتیں کیونکہ تمام اراضي بالاجمال ہی اور بحساب کسوري، اُس کي تقسیم کرنے میں کچھہ مشکل نہیں *

دیہات بھیاچارہ میں جہاں ابتدا ہي سے اراضي مقبوضہ ہر ایک مالک کي بقدر اُس کے حصہ شرعي کے قبضہ میں آئي تھي قواعد تقرر بٹوارہ کچھہ مشکل نہیں ہی اور اسي طرح اُن محالات میں بھي جہاں تقسیم اراضي کي گو اوپر کسي قاعدہ رسمي کے ہوئي تھي مگر اب حق ملکیت کا اندازہ صرف رسم و رواج تھا اور صرف اراضي مقبوضہ ہرایک مالک کي حق ملکیت کا اندازہ تھا اور حق وراثت کا نشان بالکل معدو ہوگیا تھا وہاں بھي قواعد تقرر بٹوارہ چنداں مشکل نہیں بلکہ صرف اسي قدر کافي ہوگا کہ رسم اور اُس کے جملہ حالات خوب تحقیق کرکے روبکار طریقہ بٹوارہ میں مندرج کي جاویں *

الا اُن محالات میں جہاں قبضہ اراضي کا گو بموجب کسي رسمي قاعدہ کے ہوا ہو یا کسي مالک نے کسي اور سبب سے مثل زبردستي وغیرہ اپنے حق شرعي سے زیادہ اراضي پر قبضہ کرلیا ہو اور باوجود مقبوضہ ہونے اراضي ہرایک مالک کے حقوق شرعي معدوم نہ ہوئے ہوں اُن محالات میں البتہ طریقہ تقسیم مقرر کرنا اور روبکار تنقیح طریقہ بٹوارہ کا

لکہنا جس کا ذکر اس ایکٹ کي دفعہ ٨ میں هی نہایت مشکل اور نہایت نازک کام هی *

بعض محالات ایسے هوتے هیں کہ هر ایک مالک کے قبضہ جداگانہ میں بلا لحاظ مناسبت اُس کے حق شرعي کے کسي قدر اراضي هوتي هی مگر حقوق وراثت شرعي بهي معلوم اور مقبول هوتے هیں گو منافع معمولي کي تقسیم اور سرکاري مالگذاري کے ادا کے واسطے مدت سے اُن حقوق پر کسي سبب سے رجوع نہیں کیا جاتا پہر بهي حقوق مذکور معلوم اور ملحوظ هوتے هیں اور اُن کے پہر جاري هونے کا امکان مد نظر هوتا هی اس صورت میں جو لوگ حق وراثت سے کم قبضہ رکہتے هیں وہ اپنے حقوق بموجب دعوی کرنے کو طیار اور جو لوگ زاید پر قابض هوتے هیں منافع کے لیئے تقسیم کا انکار تو نہیں کرسکتے مگر اُس سے بچنے کي اُمید رکہتے هیں منافع کی تقسیم میں حق جدي کي طرف رجوع کرنا بالکل موقوف نہیں هوتا گو اداے مالگذاري رسمي قاعدہ کے بموجب هوتي هو الا سائر کي رقومات اور افتادہ زمین کا استحقاق حق جدي پر هوتا هی اور اسي سبب سے خواستگار بٹوارہ چاهتا هی کہ از سر نو تقسیم محال کي بلحاظ حصہ شرعي کے کرادي جاوے *

بعض محالات ایسے هوتے هیں کہ اُن میں مالک اپنے اپنے حق اور حصہ کا شمار بحساب بسوہ و بسوانسي یا آنہ و پائي بموجب حصہ شرعي کے کرتے هیں اور زر مالگذاري سرکار بهي بقدر اپنے حصہ کے دیتے هیں مگر زمین اُن کے قبضہ میں اُن کے حصہ سے کم خواہ کم قدر هوتي هی اُن کي درخواست یہہ هوتي هی کہ میرے قبضہ کي زمین حصہ کي برابر پوري کردي جاوے ایسے تنازعات میں قوانین سابق کے بموجب صاحب کلکٹر کو بجز تغیر و تبدیل مقدار مالگذاري کے اور کچہہ اختیار نہ تها مگر اس ایکٹ کي رو سے اس قسم کے تمام تنازعات کے تصفیہ کا صاحب کلکٹر کو اختیار هوا هی اور یہہ ایک عمدہ صفت اس ایکٹ کي هی جس کے بموجب مالکان اراضي کي درخواست بٹوارہ میں بهي تاخیر اور تساهل نہیں هونے پاتا اور نیز ایک درجہ یعني محکمہ ابتداے عدالت دیواني کے اخراجات سے تخفیف حاصل هوتي هی *

غرضکہ دونوں قسم کے مقدمات میں جو فرق ھی وہ ظاہر ھی یعني جہاں قبضہ اراضي کا بلحاظ حقیت جدي ہوا ھی یا جہاں حقوق جدي نیست و نابود اور نسیاً منسیاً ہوگئے ہیں وہاں طریقہ بٹوارہ کا بلحاظ اراضي مقبوضہ ہوتا ھی اور جہاں وہ حقوق موجود اور ملحوظ ہوتے ہیں وہاں طریقہ بٹوارہ کا بلحاظ حصہ جدي کے ہوتا ھی *

بٹوارہ کرنے کا ایک عمدہ اصول یہہ ھی کہ حتی‌المقدور اراضیات اُس مالک کي جو خواستگار بٹوارہ اور جو اپني حقیت کا چھوٹا سا ایک محال جداگانہ بنانا چاہتا ھی یکجا جمع کي جاویں اس ایکٹ کي دفعہ ۳۵ میں اس طریقہ پر جہاں تک ممکن ھی عمل کرنے کا اور تبادل اراضیات سے اس عمدہ مطلب کے حاصل کرنے کا حکم دیا گیا ھی اور اس ایکٹ کي یہہ بهي ایک ایسي عمدہ بات ھی کہ منجملہ صفات اس ایکٹ کے شمار کي جاوے *

اس ایکٹ کي دفعہ ۳۱ میں نامنظوري بٹوارہ کا بحالت یکجا نہ جمع ہونے اراضیات مقبوضہ جداگانہ کے حکم دیا گیا ھی یہہ دفعہ زیادہ تر اُن محالات سے علاقہ رکھتي ھی جہاں کھیت بٹ واقع ہوتا ھی کھیت بٹ اُس کو کہتے ہیں کہ دو گانوں کے کھیت آپسمیں خلط ملط ہوگئے ہوں اور ھ ایک اپنے اپنے گانوں کے نام سے مشہور ہو میں نے ایک پرگنہ کا پرگنہ دیکھا ھی جس کے تمام موضع آپسمیں مختلط ہوکر کھیت بٹ کي طرح واقع ہوگئے ہیں ایک موضع کے کھیت تین تین اور چار چار موضعوں میں واقع ہوئے ہیں پس بلا شبہہ اگر ایسي حالت میں مالکان اراضي تبادل اراضي پر راضي نہوں اور اپني حقیت کے کھیتوں کو یکجا جمع کرنا نہ چاہیں تو بٹوارہ محض بے سود بلکہ غیر ممکن ہوتا ھی *

اصول تحصیل محاصل گورنمنت میں جن لوگوں نے کتابیں تصنیف کي ہیں وہ لکھتے ہیں کہ گورنمنت کو درباب تقسیم اراضیات کے جو آپسمیں مالکان اراضي کرتے ہیں زیادہ تر نگراني رکھنے سے غرض یہہ ھی کہ جسقدر اجزا محال کے بطور محال جداگانہ تقسیم ہوں اُن پر جمع مناسب مقرر کي جاوے تاکہ گورنمنت کو ہر ایک محال

علیحدہ شدہ سے جو بعد علیحدہ ہوجانے کے خود ذمہ‌دار مالگذاري سرکار ہوتا ہی زر مالگذاري وصول ہوسکے اور مالکوں کے اس فریب سے کہ اراضي عمدہ پر کم جمع تفریق کرکر اور اراضي ناقص پر سنگین جمع تقسیم کرکر گورنمنٹ کو نقصان پہونچاویں محفوظ رہے اور نیز دوسرے لوگ جو کسي سبب سے مشتري یا قایم مقام مالکان اُس محال کے ہوں اُس فریب نقصان دہندہ سے محفوظ رہیں! اس سے لازم آتا ہی کہ تشخیص ہر ایک محال کي گورنمنٹ اپنے ہاتھہ میں رکھے اور اپني منصفانہ تجویز سے ہر ایک محال تقسیم شدہ کي جمع تجویز کرے مگر ایسا اختیار خاص گورنمنٹ کو اپنے ہاتھہ میں رکھنے سے ایک قباحت عظیم پیدا ہوتی تھي کہ جس طرح مالک اپني اپني اراضیات کے نفع و نقصان سے واقف ہوتے ہیں اُس طرح پر گورنمنٹ کا واقف ہونا نہایت مشکل امر ہی اور اس لیئے ممکن ہی کہ گورنمنٹ کیسي ہي نیک نیتي اور منصفانہ تجویز سے تشخیص جمع ہر ایک محال کي کرتي اس پر بھي غلطي میں پڑنا ممکن ہی یہہ دونوں امر آپسمیں ایسے مخالف اور ایک دوسرے کی ضد تھے کہ اُن کي اصلاح کے لیئے ایک ایسا قانون بنانا جس سے یہہ دونوں سقم رفع ہوجاویں نہایت مشکل تھا مگر اس ایکٹ میں ہماري پریسیڈنسي کے ممبر مقررہ نے نہایت فہانت سے اور بے انتہا خوبي سے ان دونوں سقموں کو رفع کیا ہی دیکھو اُس کي دفعہ ۱۸ میں مالکان اراضي کو اپني رضامندي سے خواہ ثالثوں کے تقرر سے اختیار تفریق جمع ہر ایک محال کا دیا گیا ہی اور اُس کي منظوري صاحب کلکٹر کي راے اور حکام بالا دست کي منظوري پر مشروط کي گئي ہی جس سے دونوں سقم رفع ہوگئے اگر مالکان محال یا ثالثان مقررہ نیک نیتي سے تفریق جمع کي ہر ایک محال پر کریں تو صاحب کلکٹر کو اُس کي منظوري میں کچھہ عذر نہیں ہوگا اور اگر اُس میں وہ لوگ کچھہ فریب اور بے ایماني کریں تو صاحب کلکٹر کو اُس کي نامنظوري کا اختیار حاصل رہیگا پس یہہ مراتب اس ایکٹ میں ایسي عمدگي سے قایم کیئے گئے ہیں کہ اگر مالکان محال نیک نیتي سے کاربند ہوں تو سراسر اُن کا فائدہ اور خود

اُن کو بطور حاکم کے خود اپنے حقوق کے فیصلہ کرنیکا اختیار حاصل ہوتا هی *

باوجود ان سب احتیاطوں کے جو اس ایکت میں قرار دي گئي هیں ممکن هی که کسي سبب یا غفلت سے تشخیص مالگذاري هر ایک محال میں غلطي یا فریب واقع هوا هو اُس کي انسداد کے لیئے بهي ایک میعاد کثیر بارہ سال کي از روے دفعه ۴۵ اس ایکت کي دي گئي هی اور اس سے توقع هی که اگر کسي بٹوارہ میں ایسا فریب هوا هو تو اس قدر عرصه تک اُس کا مخفي رهنا نهایت مشکل معلوم هوتا هی *

ایک محال کو متعدد محالات جداگانه پر تقسیم کرنے سے جیسے فوائد متصور هیں ویسے هي نقصانات بهي خیال میں آتے هیں علی الخصوص ایسي حالت میں که جب احکام وصول باقي مالگذاري جو در صورت یکشامل هونے محال کے متعدد جاري هوتے تهے اب جداگانه جاري هونگے اور جو اخراجات که ایسي حالت میں کل گاؤں پر پڑتے وہ محالات جداگانه تقسیم شدہ کي هر ایک محال پر پڑنے ممکن هیں اگرچه اس قسم کے اخراجات کا پڑنا نتیجه غفلت اور تساهل مالکان حقیت کا هوتا هی مگر پهر بهي جبکه کسي سبب سے اس قسم کے متعدد محالات ایک هي شخص کے قبضه میں آجاویں تو اُسپر ایسے متعدد اخراجات عاید کرنے نا انصافي سے خالي نهیں هوتے یهه نقص دفعه ۴۸ و ۴۹ اس ایکت نے رفع کردیا جهاں اجازت دي هی که جب ایسے محال ایک شخص کي ملکیت هوجاویں تو پهر اُسکو محالات کے شامل کرلینے کا اِستحقاق دیا گیا هی *

عمدہ فائدہ جو اس ایکت سے مالکان حقیت کو حاصل هوا هی وہ یهه هی که بعض صورتوں میں باوجود تنازعات حقیت کے اُنکا تصفیه کلکتري سے به تخفیف اُن اخراجات کے جو درصورت رجوع هونے نالش کے دیواني عدالت میں پڑتے هیں هوجاتا هی اور پهر جو حقوق که از روے قوانین دیواني عدالت کے عموما رعایا کو دیئے گئے هیں وہ بهي بدستور بحال رهتے هیں کیونکه ایسي حالت میں صاحب کلکتر کو حکم دیا گیا

هی که وہ تصفیه ایسے تنازعات کا اُنهیں قواعد پر کریں جو مقدمات دیوانی میں قوانین ضابطه عدالت دیوانی میں مقرر هیں اور پهر شخص ناراض کو اُس فیصله سے اپیل کرنیکا ایسا هي حق دیا گیا هی که گویا وہ مقدمه ابتداء عدالت دیوانی هي سے فیصله پایا تها *

بٹوارہ میں جو کارروائی هوتي هی وہ دو قسم کي هوتي هی ایک وہ جو حقوق مالکان حقیت پر اثر کرتي هی دوسرے وہ جو ریونیو یعني جمع مالگذاري پر موثر هوتي هی پچهلے امر کا تصفیه ضرور هی که صرف حکام مال هي کي جانب سے هو اور پهلے امر کے لیئے انصاف مقتضي هی که اُسکا تصفیه اُس عدالت سے کیا جاوے جو ایسے حقوق کے تصفیه کے لیئے مقرر هی اسي لحاظ سے اس ایکٹ میں اُس کار روائي کا اپیل جو ریونیو سے علاقه رکهتي هیں حکام مال سے متعلق کیا گیا هی اور جو تجویز که حقوق مالکان پر موثر هی اُسکا اپیل عدالت دیواني پر سپرد کیا گیا هی اور اِن دونوں قسم کے احکاموں سے کوئي دقیقه داد دهي کا فروگذاشت هونا امکان سے خارج هوگیا هی *

غرضکه یهه ایکٹ ایسا پر فوائد جاري هوا هی که تمام مالکان اراضي ممالک شمال و مغرب کو جناب انریبل هیرنگٹن صاحب بهادر اپني پریسیڈنسي کے ممبر مقررہ کي ذهانت پر فخر کرنا چاهیئے اور اُن کي اُس محنت اور عرق ریزي کا جو اُنهوں نے اس ایکٹ کے بنانے میں کي همیشه شکر گذار رهنا چاهیئے *

تمام شد